جوانوں کے فقہی مسائل

مطابق با فتاویٰ

مرجع جہان تشیع حضرت آیت اللہ العظمیٰ

سید محمد سعید طباطبائی حکیم مدظلہ العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

دفتر
حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ
حاج سید محمد سعید طباطبائی حکیم (دام ظلہ)
جمہور اسلامی ایران
قم- ص.پلاك ٤٨٦/٣٧١٨٥
تلفن: ٧٧٤٠٢٣٠ نمابر: ٧٧٤٢١٤٦(٠٢٥١)
پست الکترونیك : Info@alhakeem.com

کتاب کا تعارف

نام کتاب	.... جوانوں کے فقہی مسائل
تالیف	.... سید ریاض الحکیم مدظلہ
مترجم	.... سید نسیم رضا زیدی آصفؔ
تصحیح	.... مولانا اخلاق صاحب
کمپیوزنگ	.... علی بن کوثر نقوی
نوبت چاپ	.... اول
تاریخ طباعت	.... محرم ۱۴۲۸ھ
تعداد صفحات	.... ۱۵۶
شابک	.... ۹۷۸_۹۶۴_۸۴۷۶_۶۱_۹

اہدیٰ

اہل بیتؑ کی لاکھوں پیروی کرنے والوں کے لئے اور ان نیک علماء اور دانشوروں کی خدمت میں جنھوں نے ظالموں اور جابروں کی سختیوں پر کوئی توجہ نہیں دی اور لوگوں کی ہدایت کی اور قوم وملت کو لغزش اور انحراف سے بچایا۔

ان شہیدوں کے نام جو وقت کے مسلمانوں کے ہاتھوں سرزمین عراق کے صحراو بیانوں میں اکھٹے سپر دلحد کردیئے گیئے۔

اوران لوگوں کے نام جن کے پاکیزہ جسموں کو اسیڈ اور تیزاب کے حوض میں پگھلادیا گیا اوران لوگوں کے لئے کہ جن کے بدن کے اعضا کو جدید انواع واقسام کے اصلحوں اور شکنجوں سے ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔

اور پوری دنیا میں اہل بیتؑ عصمت وطہارت کے مکتب اور اسلام کے باقی عظیم المرتبت شہداء کے نام۔

اوران لوگوں کے نام جنھوں نے برسا برس قید خانوں اور انفرادی شکنجوں اور وحشتناک ٹھکانوں میں صدام ملعون اور دیگر مجرمین کے جرائم کے مقابلہ میں ثابت قدمی کا ثبوت دیا اور ذرابرابر بھی ان کی پیشانی پر بل نہیں آیا اور کبھی وہ اس سے پیچھے نہیں ہٹے۔

فہرست

اہدیٰ	....	۵
فہرست	....	۷
عرض مترجم	....	۱۳
مقدمہ	....	۱۵
اصول دین	....	۱۹
فروع دین	....	۲۳
سوالات	....	۲۴
شرعی بلوغ کی علامتیں	....	۲۷
تقلید اور اجتہاد	....	۲۸
سوالات	....	۳۱
نجاسات	....	۳۳
مطہرات (پاک کرنے والی چیزیں)	....	۴۱

سوالات ۴۹
وضو ۵۱
شرائط وضو ۵۷
مبطلات وضو: (وضوکو باطل کرنے والی چیزیں)........................ ۵۹
تیمّم (وجوبات تیمّم) ۶۲
تیمّم کرنے کا طریقہ ۶۴
سوالات ۶۶
نماز ۶۹
اوقات نماز اور اس کی تعداد ۷۱
نماز گذار کا لباس ۷۳
نماز گذار کے باقی شرائط ۷۵
نماز گذار کی جگہ ۷۵
قبلہ ۷۷
اذان و اقامت ۷۷
اذان اور اقامت کا طریقہ ۷۸
واجبات نماز ۸۲
نیت ۸۲

۲۔ تکبیرۃ الاحرام ۸۳

۳۔ قیام ۸۵

احتیاط واجب کی بنا پر اطمینان وسکون ۸۵

۵۔۶۔ قرأت اور ذکر ۸۶

۷۔ رکوع ۸۹

۸۔ سجدہ ۹۰

۹۔ تشہد ۹۱

۱۰۔ سلام ۹۱

۱۱۔ ترتیب ۹۲

۱۲۔ موالات ۹۲

نماز کو باطل کرنے والی چیزیں ۹۳

وہ شکوک جو نماز کو باطل نہیں کرتے ۹۷

بعض وہ شکوک جن کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے ۹۸

نماز جماعت ۹۹

نماز جماعت کے شرائط ۱۰۰

نماز جماعت کے شرائط کا تسلسل ۱۰۳

نماز جماعت کے احکام ۱۰۳

نماز جمعہ	۱۰۴
نماز مسافر	۱۰۷
نماز قضا	۱۰۸
نماز آیات	۱۰۸
نافلہ	۱۱۱
سوالات	۱۱۲
روزہ	۱۱۴
مفطرات	۱۱۵
جن حالات میں افطار کرنا چاہئے..	۱۱۸
قضا، فدی، کفارہ	۱۲۱
زکات فطرہ	۱۲۲
زکات	۱۲۳
سوالات	۱۲۷
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	۱۲۹
سوالات	۱۴۲
حجاب کے احکام	۱۴۵
نذر وقسم	۱۴۷

حلال غذائیں ۱۵۱

تزکیہ ۱۵۳

سوالات ۱۵۵

خاتمہ ۱۵۶

عرض مترجم

بالیقین تمام تعریفیں اس معبود یکتا کے لئے سزاوار ہیں جس نے انسان کو خلق فرما کر اشرف المخلوقات قرار دیا اور اس کے لئے ہر وقت ایک ہادی برحق کا انتظام کیا تا کہ انسان ہمہ وقت ایک اعلیٰ نظام کے تحت زندگی بسر کرتا ہوا اپنے حقیقی معبود کی بارگاہ میں سراپا خم رہے۔

انھیں چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکز تحقیقات علوم اسلامی امام حسن عسکری علیہ السلام کا افتتاح ۲۰؍جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ کو آیۃ اللہ ریاض الحکیم مدظلہ العالی کے دست مبارک سے ہوا جس کا ہدف قوم وملت کے لئے مفید کتابیں نشر کرنا ہے لہٰذا آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد سعید طباطبائی حکیم مدظلہ العالی کی گراں بہا کتاب جوانوں کے فقہی احکام آپ کے پیش خدمت ہے۔ صاحب نظر سے استدعا ہے کہ اپنے مفید مشوروں سے نوازیں، نیز اس کتاب میں کسی طرح کی کوئی کمی ہو تو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔

خداوند بحق محمد وآل محمد ہم سب کو علوم آل محمدؐ کے نشر کی توفیق عنایت فرما۔ آمین

سید نسیم رضا زیدی آصفؔ

۱۸؍ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو دونوں جہان کا پالنے والا ہے، محمدؐ اور آپ کی پاکیزہ آل اور خاندان پر درود و سلام ہو۔

اسلامی فقہ، اسلامی ثقافت کی نمایاں چیزوں میں سے ایک اہم چیز ہے کیوں بہت سی قرآنی آیات اور سنت نبوی کا ایک عظیم حصہ فقہ کے مختلف احکام پر حاوی ہے، مسلمانوں نے قدیم الایام سے فقہ کی گراں قدر کتابوں کی تالیف کی ہے خواہ وہ استدلالی ہوں یا فتوائی، البتہ یہ کتاب ان کتابوں کے معیار کے برابر نہیں ہے بلکہ ایک کتابچہ کی صورت میں ہے جس کا ہدف اسلام کی فقاہتی تہذیب کو جوانوں اور نوجوانوں کے درمیان سادہ اور آسان انداز میں مکتب اہل بیتؑ کی بنیاد پر اسلامی فقہ کو بیان کرنا ہے، اس کے باوجود اس کتاب کی کچھ خصوصیات ہیں جو اسے دیگر اس جیسی کتابوں سے ممتاز بناتی ہیں اور وہ یہ کہ اسے ایسے سخت اور دشوار شرائط میں لکھا ہے کہ جب ہم اپنے گھر کے باقی خاندان کے ساتھ قید میں تھے اور اس زمانہ میں ہم میں سے ایک گروہ ہزاروں مومن جوان اور متعہد کی مانند کہ جن کا دل اسلامی تہذیب اور فقہی احکام کو جاننے کے لئے تپتا تھا شہید ہو گئے ہمارے اوپر ہر طرف سے سخت

اور شدید کنٹرول تھا کیونکہ خونخوار صدام کی حکومت میں ہر طرح کی دینی فعالیت اور تبلیغات پھانسی کا حکم کرنے کے لئے کافی تھی، فقہی مسائل کو جاننے اور اس کی تعلیم حاصل کرنے کی سخت ضرورت نے مجھے دو کتاب تالیف کرنے پر آمادہ کیا جسے پوشیدہ طور سے زیور طبع سے آراستہ کرا کے تقسیم کرایا۔

میں جس قید خانہ میں قید تھا بغداد کے مغرب میں واقع ابوغریب قید خانہ میں قیدیوں کے درمیان اس کی تدریس شروع کی ان کتابوں میں سے ایک کو حکومت کے اکا سا لسوں نے ختم کر دیا لیکن دوسری کتاب (جو آپ کے سامنے موجود ہے) جوانوں کے لئے سادہ روش سے لکھی گئی ہے جسے پوشیدہ طور سے زندان سے باہر بھیجا گیا اور زیور طباعت سے آراستہ کرایا اور جوانوں کے درمیان تقسیم کرایا، ظالم وسخت دل صدام اور اس کی ظالم حکومت کی طرف سے باقی بچے ہوئے علماء وطلاب کی طرف رجوع کرنا ممنوع تھا تو ان کے استفادہ کے لئے تا کہ کسی حد یہ خلا اور ضرورت پوری ہو جائے جیسے کہ قاری حضرات ملاحظہ کریں گے کہ یہ کتاب ان چند فقہی ابواب پر مشتمل ہے جن کا جوانوں کے لئے جاننا ضروری ہے، صدام کی طاغوتی حکومت کے زوال کے بعد موقع ملا کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی معنوی ضرورت کو پورا کیا جائے اور فقہی احکام جاننے کے لئے ان کے لئے اہم یہی سمجھا کہ یہ کتاب شائع ہو جائے تا کہ ہماری وہ جوان نسل خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں جنھوں نے مصائب وآلام جھیلے اور سختیاں برداشت کیں، خطرات سے دوچار ہونے کے باوجود احکام سیکھنے میں مصمم ہیں۔

ممکن ہے کہ موجودہ نسل میں اس ذمہ داری کا احساس اور زیادہ ہو خدا کا شکر کرتے

ہیں کہ اس نے ہم کو طاغوت اور ظالم حکومت سے نجات دی اس کتاب کے مسائل والد معظم کے فتوؤں کے مطابق تنظیم کئے گئے ہیں اور کچھ نکات ایسے ہیں جنھیں ہم نے اضافہ کیا ہے اور اس کتاب کا نام آموزش مقدمات فقہ اسلامی (اسلامی فقہ کی ابتدائی تعلیمات) رکھا تاکہ درس عقائد کے بعد دوسرا حصہ اسلامی ثقافتی دروس سے متعلق زباں زد ہو جائے۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ ان کے لئے اس کو خالص کرے اور جوان نسل کو فیضیاب کرے۔

سید ریاض الحکیم

پہلا سبق

وقل رب زدنی علما

اصول دین

وہ امور جن پر ہر انسان کو اعتقاد و ایمان رکھنا ضروری ہے اسے اصول دین کہتے ہیں اور وہ پانچ ہیں: ۱۔توحید۔۲۔عدل۔۳۔نبوت۔۴۔امامت۔۵۔قیامت۔

۱۔**توحید**: یعنی خدا ایک ہے اور وہ وہی ہے جس نے جہان ہستی یعنی زمین، آسمان، سورج، چاند، انواع واقسام کے حیوانات اور اس کے علاوہ دیگر موجودات کو خلق کیا ہے۔

۲۔**عدل**: یعنی خدا عادل ہے اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اس نے نیک لوگوں کے لئے ثواب اور گنہگاروں کے لئے عذاب فراہم کیا ہے۔

۳۔**نبوت**: یعنی خدواند متعال نے لوگوں کو نیکی اور خیر کی طرف ہدایت کرنے

اورانھیں برے کاموں سے روکنے کے لئے کچھ صالح اور شائستہ لوگوں کو مامورومعین کیا تا کہ اس کی تعلیمات انسانوں تک پہونچائیں۔

ان نیک اور صالح انسانوں کو پیغمبر یا رسول کہتے ہیں،پیغمبر بہت زیادہ ہیں جن میں سب سے پہلے جناب آدمؑ ہیں اور نوحؑ،ابراہیمؑ،موسیٰؑ،عیسیٰؑ،بھی انھیں میں سے ہیں اوران میں سب سے آخری ہمارے نبی محمد ابن عبداللہ ﷺ ہیں خدا نے انھیں دین اسلام کے ساتھ مبعوث کیا اور یہ کہ جو بھی ان کا پیرو ہو جائے اوران کے دین کو قبول کرلے اسے مسلمان کہا جاتا ہے اور ہم مسلمان ہیں کیوں کہ محمد ﷺ اور اس دین پر جو آپ لے کر آئے ہیں جس کا نام اسلام ہے، ایمان رکھتے ہیں۔

۴۔امامت: یعنی خدا کے نبی محمد ابن عبداللہﷺ نے خدا کے حکم سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا تا کہ لوگوں کو دینی اور دنیاوی امور میں ہدایت اور رہنمائی فرمائیں اوراسے ''امام'' کہتے ہیں۔

وہ ائمہؑ جو رسول اسلام کی جانشینی کے لئے معین ہوئے ہیں وہ درج ذیل ترتیب کے ساتھ بارہ ہیں:

۱۔امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام جو نجف اشرف میں دفن ہیں۔

۲۔امام حسن بن علی زکی علیہما السلام جو مدینہ منورہ میں دفن ہیں۔

۳۔امام حسین شہید علیہ السلام جو کربلا میں دفن ہیں۔

۴۔امام علی ابن حسین علیہما السلام جو مدینہ منورہ میں دفن ہیں۔

۵۔امام محمد باقر علیہ السلام جو مدینہ منورہ میں دفن ہیں۔

۶۔امام جعفر صادق علیہ السلام جو مدینہ منورہ میں دفن ہیں۔

۷امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جو کاظمین میں دفن ہیں۔

۸۔امام علی رضا علیہ السلام جو خراسان (مشہد) میں دفن ہیں۔

۹۔امام محمد جواد (امام محمد تقی علیہ السلام) جو بغداد (کاظمین) میں دفن ہیں۔

۱۰۔امام علی ہادی (علی نقی) علیہ السلام جو سامرا میں دفن ہیں۔

۱۱۔امام حسن عسکری علیہ السلام جو سامراء میں دفن ہیں۔

۱۲۔محمد، مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف جو اس وقت ہمارے امام اور ہم پر خدا کی حجت ہیں انھیں امام عصر کہا جاتا ہے۔اور وہ ابھی بھی زندہ ہیں اگرچہ ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور خداوند متعال کے ارادے سے ظہور کریں گے اور زمین پر عدالت رائج اور عام کریں گے۔

جو بھی ان بارہ اماموں کی امامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو شیعہ ''اثنا عشری'' بارہ اماموں کا ماننے والا کہا جاتا ہے۔لہذا ہم اہل بیتؑ کے شیعہ ہیں کیوں کہ ہم ان کی امامت پر عقیدہ اور ایمان رکھتے ہیں۔

۵۔قیامت: یعنی خدا لوگوں کو ان کے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا اور قیامت کے دن ان کے اعمال کا حساب لے گا۔

صالح، اطاعت گذار اور فرمانبردار لوگوں کو جنت میں بھیجے گا اور اس میں ان کی

خواہشوں کو پورا کرے گا۔اور گنہگاروں نیز شر پسند لوگوں کو دوزخ میں بھیجے گا اور وہ وہاں پر عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

لہذا ہم سب پر ضروری ہے کہ خدا کے فرمان کی اطاعت کریں اور دینی احکام جیسے نماز، روزہ اور اس کے علاوہ نیز پسندیدہ صفات جیسے سچائی، امانت اور عدالت سے آراستہ ہوں تا کہ خدا ہم سے راضی وخوشنود ہو اور اس جنت میں جہاں پیغمبروں ، اماموں ، شہیدوں اور تمام نیک اور لائق لوگوں کو جگہ دی ہے ہمیں بھی داخل کرے۔

دوسرا سبق:

فروع دین

فروع دین: یعنی وہ دینی احکام جو ہر مسلمان پر واجب ہیں اوران کو اسے انجام دینا چاہئے، کہ ان میں سے سب سے اہم دس ہیں۔

۱۔نماز۔۲۔روزہ،۳۔حج خانہ کعبہ کا طواف وغیرہ (خدا کے گھر کی زیارت کرنا)۔ ۴۔خمس۔۵۔زکوۃ۔۶۔جہاد۔۷۔امر بالمعروف (واجب)۔۸۔نھی عن منکر (حرام)۔ ۹۔تولا (خدااوراس کے رسول کو دوست رکھنا اوراس کے بعد اماموں کو دوست رکھنا اور پھر مومنین سے محبت کرنا کیونکہ وہ مومن ہیں۔۱۰۔تبرا (خدا کے دشمنوں سے دوری کرنا، خواہ وہ کافر ہوں یا ستمگر نیز ان لوگوں سے بھی جو حق کے راستے سے ہٹ گئے ہیں۔

سوالات

۱۔توحید کے کیا معنی ہیں؟

۲۔عدل کس معنی میں ہے؟

۳۔پیغمبر کسے کہتے ہیں؟

۴۔دس پیغمبروں کا نام بتایئے؟

۵۔پہلے پیغمبر کا نام کیا ہے اور آخری کون ہیں؟

۶۔کس نے علیؑ کو خلافت پر منصوب فرمایا؟

۷۔اماموں کے نام بتائے اور یہ کہ وہ کہاں دفن ہیں، ان جگہوں کا نام ذکر کیجئے؟

۸۔قیامت کے کیا معنی ہیں؟

۹۔اصول دین کون سے ہیں اور کیوں ان کو اصول دین کہتے ہیں؟

۱۰۔دس اہم فروع دین کے نام بتایئے؟

۱۱۔ایک مورد جس میں آپ نے نہی عن المنکر کیا ہے بیان کیجئے؟

۱۲۔آیا ابھی تک امر بالمعروف کیا ہے اگر کیا ہو تو ایک مورد بیان فرمایئے؟

۱۳۔احمد باادب اور دوست رکھنے کے لائق لڑکا ہے وہ نماز کو اہمیت دیتا ہے اور ماں باپ کی نصیحت پر توجہ کرتا ہے ایک دن اس نے دیکھا کہ اس کا دوست اپنی ماں سے جھوٹ بول رہا ہے احمد نے اسے جھوٹ بولنے سے روکا اور اسے آگاہ کیا کہ دوبارہ جھوٹ نہ بولے ورنہ وہ اس سے رفاقت اور دوستی کو ختم کردے گا آیا یہ اس کا کام امر بالمعروف ہے یا

نہی عن المنکر ؟

۱۴۔تولی اور تبری کے کیا معنی ہیں؟

۱۵۔ہم امام حسین علیہ السلام کو دوست رکھتے ہیں اور یزید ابن معاویہ سے دشمنی رکھتے ہیں ان دو عمل میں سے کونسا تولی ہے اور کونسا تبرا؟

تیسرا سبق

شرعی بلوغ کی علامتیں

لڑکوں کے بالغ ہونے کی تین علامتیں ہیں:

۱۔ پندرہ سال کا پورا ہو جانا اور ہجری قمری سال کے مطابق ۱۶ سال میں داخل ہونا جو کہ شمسی سال سے ۱۴ سال ساڑھے چھ مہینے کے برابر ہے۔

۲۔ احتلام کا ہونا: سونے میں یا دوسری کسی حالت میں منی نکلنا۔

۳۔ چہرے یا ناف کے نیچے سخت بالوں کا اگنا۔

لڑکوں کے بالغ ہونے کے لئے ان تین علامتوں میں سے کسی ایک علامت کا ظاہر ہونا کافی ہے اور ان تینوں کا تحقق ضروری نہیں ہے، اگر بچے کو معلوم نہ ہو کہ وہ بالغ ہوا ہے یا نہیں تو خاندان کے بڑے لوگوں مثلاً باپ، بھائی وغیرہ سے بیان کرے تا کہ یہ لوگ اس کے لئے توضیح دیں لیکن لڑکیوں کے بالغ ہونے کی علامت ۹ سال ہجری قمری تاریخ سے ۹ر سال پورے ہونے ہیں۔ جو شمسی تاریخ سے ۸ سال ۹ مہینے بیس دن کے برابر ہے

مسئلہ۔ ۱۔ جب لڑکے اور لڑکیاں شرعی بلوغ تک پہونچ جائیں تو ان کا زمانہ

طفولیت ختم ہوجاتا ہے لہذا انھیں شرعی احکام اور وظیفوں پر عمل کرنا چاہئے، واجبات کو انجام دیں اور محرمات کو ترک کریں۔ اب وہ بڑوں کی طرح ہیں یعنی خداوند متعال ان کے اعمال کا حساب وکتاب کرے گا اور ان کے اطاعت گذار ہونے پر شکریہ کہے گا اور قیامت کے دن انھیں بے حساب ثواب دے گا اور بعض مستحبات کو بھی انجام دینا مناسب ہے جیسے بیکسوں اور بے سرپرست لوگوں کی مدد کرے، مسجد اور پیغمبر اور اماموں کے قبور کی زیارت کرنے جائے، دعا کرے، قرآن پڑھے اور نافلہ کو انجام دے تا کہ اس کا ثواب اور زیادہ ہوجائے اور اگر نہیں جانتا تو دوسروں سے پوچھے تا کہ ان اعمال کا ثواب اس کے ہاتھ سے نہ نکلنے پائے۔

تمام امور میں ہر چیز پر عمل کرنے سے پہلے خدا پر توکل کرے اور اللہ سے مدد مانگے کہ وہ سب سے بہتر سرپرست اور بہترین مددگار ہے۔

تقلید اور اجتہاد

اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مسلمان کو فروع دین اور احکام اسلام جن کو خدا نے انجام دینے کا حکم دیا ہے، پابند ہونا چاہئے تا کہ خدا اس سے راضی اور خوشنود ہو اور اس کے مرنے کے بعد اسے جنت میں داخل کرے، یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے پیغمبر کو احکام دین کی تبلیغ کرنے کے لئے بھیجا ہے اور آج جبکہ آپ کی وفات کو ۱۴۰۰ سال سے زیادہ ہوگئے پھر ہم ان احکام کو کس طرح پہچانیں؟

جواب: جبکہ اس وقت ہم ان تک یا اماموں تک رسائی نہیں رکھتے، اس کے جواب اور مشکل کو حل کرنے کے سلسلے میں ہم عرض کریں گے، پوری تاریخ میں ایسے فقہاء اور دانشور رہے ہیں اور ہیں جنھوں نے مسلسل سالوں سال دینی علوم کو حاصل کیا اور اس کی لوگوں کو تعلیم دی اور اس میں مہارت حاصل کی اور احکام شرعی کی معرفت تک پہنچے ہیں انھیں مجتہد کہتے ہیں۔

لہذا مجتہد ایسا دانشور ہے جو دینی احکام کو خوب اور اچھی طرح پہنچانتا ہو لہذا اس سے دریافت کرنا ہماری ذمہ داری ہے اور ہمیں اس کے نظریہ کے مطابق عمل کرنا چاہئے اور یہی تقلید کے معنی ہیں، تقلید یعنی مجتہد کی رائے کے مطابق احکام پر عمل کرنا ممکن ہے تم یہ سوال کرو کہ مسائل شرعی میں غیر مجتہد کی طرف کیوں رجوع نہیں کرنا چاہئے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مجتہد کے علاوہ کوئی بھی دینی احکام کو نہیں جانتا، خواہ وہ تاجر ہو یا ڈاکٹر یا اور کوئی، کیونکہ اس نے دینی علوم کو حاصل نہیں کیا ہے اور اس میں مہارت پیدا نہیں کی ہے لہذا ان مسائل میں اس کی پیروی اور اطاعت نہیں کی جاسکتی، مثال کے طور پر بیماری کے وقت ایک ایسے ڈاکٹر کی طرف جس نے علم طب پڑھا ہو اور اس میں مہارت حاصل کی ہو رجوع کریں گے اور اس کے کہنے اور رہنمائی کے مطابق عمل کریں گے اور بیماریوں کا علاج کرنے کے لئے اس ڈاکٹر کے علاوہ کسی اور کی بات نہیں مانیں گے، اسی طرح گھر، پل اور راستہ بناتے وقت ایک انجینئر کی طرف رجوع کریں

گے جس نے اس علم کو حاصل کیا اور اس میں مہارت پیدا کی ہے تا کہ ہمارے کام پر ناظر رہے۔

لہٰذا حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کے تمام مرحلوں میں ماہر اور فن کار دانشوروں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور مسائل شرعی میں مجتہد کی طرف رجوع کرنا بھی اسی باب سے ہے۔

مسئلہ۲۔ انسان جس مجتہد کی تقلید کرتا ہو اس میں دو اہم شرط ہونی چاہئے۔ اول عدالت کی صفت اس میں پائی جاتی ہو یعنی: خود خدا کا مطیع اور دینی احکام کا پابند ہو۔

دوسرے دینی مسائل میں دیگر تمام مجتہدین سے زیادہ جاننے والا ہو اور جس طرح تم اپنی بیماری کا علاج کرنے کے لئے سب سے زیادہ ماہر ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتے ہو اسی طرح دینی احکام میں سب سے زیادہ جاننے والے مجتہد کا انتخاب کر کے اس کی تقلید کرنی چاہئے اور سب سے زیادہ جاننے والا مجتہد وہ فقیہ ہے جو دینی اور شرعی احکام میں سب سے زیادہ شناخت اور بہتر سے بہتر مہارت رکھتا ہو۔ محترم قارئین ممکن ہے کہ سوال کریں ہم کس طرح شناخت حاصل کریں کہ یہ مجتہد دوسرے مجتہد سے زیادہ جاننے والا ہے۔

جواب یہ ہے کہ اس سلسلے میں کسی ایسے شخص یا چند افراد سے سوال کریں جو دانشور اور بہتر ہیں اور ان کی تشخیص کی بنیاد پر اعلم مجتہد کی تقلید کریں اور اگر خاندان کے بعض لوگوں نے یا تمہارے بعض دوستون نے مجتہد اعلم کی تشخیص کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لی

ہوتو اس کی بات پر اعتماد کر سکتے ہیں، بہر حال آپ کو اطمینان حاصل ہو جائے کہ اس نے مورد وثوق دانشور سے پوچھا ہے ورنہ اس پر اعتماد اور اطمینان نہیں کر سکتے۔

سوالات

۱۔ مجتہد کسے کہتے ہیں؟

۲۔ کیوں دینی احکام میں مجتہد کی تقلید کرنی چاہیے؟

۳۔ مرجع تقلید میں دو اہم شرطیں کونسی ہیں ان کو بیان کیجئے؟

۴۔ مجتہد اعلم کو کس طرح پہچانیں؟

۵۔ اگر تمہارا کوئی دوست کہے کہ فلاں مجتہد اعلم اور سب سے زیادہ جاننے والا ہے، حالانکہ اس نے صاحب نظر دانشور سے نہیں پوچھا ہے، کیا اس کی بات پر اعتماد کرو گے یا کسی دوسرے سے بھی دریافت کرو گے؟

چوتھا سبق

نجاسات

زندگی میں کثیف اور گندگی چیزیں پائی جاتی ہیں جنھیں مسلمانوں کونہیں کھانا چاہیئے اوربعض وقت اس کا زائل کرنا واجب ہےاور نماز کے وقت بدن ولباس کواس سے پاک کرےان چیزوں کونجاسات کہتے ہیں اور وہ دس ہیں:

اول ودوم! انسان کا پیشاب، پاخانہ نیز ہراس حیوان کا پیشاب اور پائخانہ جس میں درج ذیل شرائط پائے جاتے ہوں۔

ا۔ ذبح کرتے وقت اس کا خون اچھل کر نکلے نہ کہ آہستہ آہستہ ٹپکے یعنی اس کا خون رگوں سے باہر آئے

۲۔ وہ حیوان حرام گوشت ہو۔۳۔ وہ پرندہ جو ہوا میں نہ اڑتا ہومثال کے طور پر بھیڑیئے میں یہ تین علامتیں پائی جاتی ہیں ا۔ ذبح کے وقت اس کا خون اچھل کرنکلتا ہے، اسلام کی نظر میں اس کا گوشت حرام ہےاور وہ آسمان میں بھی نہیں اڑتا ہےاس بنا پراس کا پیشاب پاخانہ نجس ہےلیکن اگران شرائط میں سے کوئی بھی نہ پائی جائے تواس کا پیشاب

اور پاخانہ نجس نہیں ہوگا جیسے مچھلی جو کہ خون جہندہ نہیں رکھتی ہے یا گائے اور بھیڑ جو کہ حلال گوشت ہے، چمگادڑ اور شاہین کی قسمیں اور شکاری باز کہ جو اڑتا ہے لہذا جانوروں کی ان تینوں اقسام کا پیشاب اور پاخانہ نیز ان کے مانند جن میں مذکورہ تین شرطیں نہیں پائی جائیں پاک ہے!جن حیوانات کا گوشت حرام ہے اور خون جہندہ بھی نہیں رکھتے لیکن گوشت رکھتے ہیں اس قاعدہ سے الگ ہوجاتے ہیں۔

مسئلہ۳۔ اگر کسی حیوان کے بارے میں تشخیص نہ دے سکتے ہوں کہ آیا یہ تین شرطیں رکھتا ہے یا نہیں تو اس کا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے

۳۔نجاسات کی تیسری چیز انسان کی منی ہے اور ہر اس حیوان کی جس کا خون ذبح کرتے وقت اچھل کر نکلے اور وہ حلال گوشت نہ ہو۔

۵۔انسان مردار کا اور ہر اس حیوان کا مردار جس کا خون اچھل کر نکلتا ہے اس بنا پر اگر بھیڑ کا کوئی ٹکڑا ملے جس کو شرعی طریقہ سے ذبح نہیں کیا گیا ہے یا وہ حیوان جسے کافر نے ذبح کیا ہو وہ نجس ہے۔

مسئلہ۴۔ ہر اس حیوان کا مردار پاک ہے جو خون جہندہ رکھتا ہو، جیسے حشرات کی تمام قسمیں، مچھلی، میڈک وغیرہ، نیز ہر اس کا مردار پاک ہے جس کے بارے میں نہیں معلوم کہ ذبح کے وقت اس کا خون اچھل کر نکلے گا یا نہیں۔

مسئلہ۵۔اسلامی ممالک کے بازاروں میں موجود کھال اور گوشت کو اس شرط کے ساتھ کھانے اور نماز میں پہننے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں جب تک کہ یقین نہ ہو اس کا

ذبح کرنے والا کافر ہے اور اگر کافر ممالک سے وارد ہو لیکن اس کا بیچنے والا ایسا مسلمان ہو جو دین کا پابند ہے حتی اگر صرف یہ بھی معلوم ہو کہ بیچنے والا ذبح شرعی کا پابند ہے۔

مسئلہ ٦۔ اگر معلوم نہ ہو کہ گوشت، کھال، چرم جو اسلامی ملکوں میں موجود ہے خود وہیں کی ہے یا کسی دوسرے ملک سے لائی گئی ہے تو پاک ہے اور اس کو کھانے اور نماز میں پہننے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے نیز اسلامی ملکوں کی مصنوعی چرم بھی پاک ہے۔

پانچواں سبق

۵۔ انسان کا خون اور ہر اس حیوان کا خون جس کو ذبح کرتے وقت اس کی رگوں سے خون اچھل کر نکلے جیسے بھیڑ اور پرندہ لیکن وہ حیوان جو خون جہندہ نہیں رکھتے ہیں جیسے مچھلی، میڈک، حشرات جیسے مچھر اور مکھی تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۷۔ جب بھی اپنے بدن اور لباس پر خون دیکھیں اور یہ معلوم نہ ہو کہ یہ خون اپنا ہے یا حشرہ کا تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۸۔، وہ خون جو انڈے کے درمیان یا اس کے نازک پردے میں ہے وہ پاک ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر اس کا کھانا حرام ہے۔

مسئلہ ۹۔ وہ خون جو حیوان کو ذبح کرتے وقت باہر نکلتا ہے اور جاری ہوتا ہے نجس ہے لیکن وہ خون جو ذبح کرنے کے بعد اندر باقی رہ جاتا ہے وہ پاک ہے اس بنا پر اگر گردن اور ذبح کرنے کی جگہ پر پانی ڈالیں اور چھری کو بھی دھولیں اور اس کے بعد گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کریں تو وہ خون جو باہر نکل رہا ہے پاک ہے

مسئلہ ۱۰۔ وہ خون جو پھوڑوں اور پھنسیوں سے باہر نکلتا ہے نجس ہے لیکن پیلے رنگ کا مواد جو باہر کو رستا ہے اور یقین نہیں ہے کہ وہ خون سے مخلوط ہے تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۱۔اسپرٹ اور صنعتی الکحل جو عطر اور پرفیوم اور بعض دواؤں کو بنانے میں استعمال ہوتا ہے اگر طبیعی طور پر مست کرنے والی ہو تو نجس ہے، لیکن اگر جامد ہو تو چاہے جتنا بھی مست کرنے والا ہو خواہ جامد رہ جائے یا تغییر کرے اور سیّال ہو جائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا کیونکہ مست کرتا ہے حرام ہے، لیکن اگر کسی صورت معلوم نہ ہو کہ جامد ہے یا بہنے والا ہے تو وہ پاک اور طاہر کے حکم میں ہے اگر چہ اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ بسا اوقات اس بات کا امکان ہے کہ آئندہ معلوم ہو کہ اس کی اصل بہنے والی اور مست کرنے والی ہے۔

۷،۸۔ خشکی میں رہنے والا کتا اور سور ہے اور اسی طرح وہ پسینہ جو اس کے بدن سے باہر نکلتا ہے اور لعاب دہن نیز اس کے بدن کے بال بھی نجس ہیں لیکن دریائی کتا اور سور پاک ہے۔

۸۔شراب یعنی ہر مست کرنے والی چیز کو پینا ہے وسکی اور آب جو کہ جس کا پینا فاسقوں اور بدکاروں کے نزدیک رائج ہے۔

۹۔کافر، زرتشتی، یہودی اور مسیحی احتیاط واجب کی بنا پر پاک ہیں۔

۱۰۔نجاست، کھانے والے اونٹ کا پسینہ یعنی وہ اونٹ جس نے انسان کا پاخانہ کھایا ہو۔

چھٹا سبق

ہر چیز ان دس نجاستوں میں سے اگر کسی ایک سے بھی مل جائے اور وہ گیلی بھی ہو تو نجس ہو جاتی ہے لیکن اگر خشک ہو تو نجس نہیں ہوتی ہے، لہذا اگر ہمارا خشک ہاتھ ایسے خون پر پڑ جائے جو خشک ہو یا اگر کافر سے ہاتھ ملایا ہو اور اس کا ہاتھ گیلا نہیں تھا تو تمہارا ہاتھ نجس نہیں ہوگا بلکہ پاک رہے گا اور یہ قاعدہ مشہور ہے، خشک چیز خشک کے ملنے سے نجس نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر قلیل پانی اور ہر بہنے والی چیز جیسے شربت، تیل اور گھی میں کوئی معمولی نجاست گر جائے تو نجس ہو جاتا ہے لیکن جمی ہوئی چیزوں میں جیسے لکڑی یا جما ہوا گھی یا پنیر کے جس حصہ میں نجاست گری ہے صرف وہی نجس ہوگا لہذا اگر خون کا قطرہ پنیر کے ایک ٹکڑے پر گر جائے تو تنہا وہی جگہ جس پر خون گرا ہے اور آلودہ ہوگئی ہے (نجس ہے) اس حصہ کو پانی سے پاک کر کے کھا سکتے ہیں۔

۱۳۔ تیل کی قسمیں، شہد، دوائیاں اور دوسری (باہر سے) آنے والی چیزیں جو گوشت، کھال، اور چرم کے علاوہ ہیں اور غیر اسلامی ملکوں سے آتی ہیں، ان کا کھانا جائز ہے مگر جب ان کی نجاست سے مطمئن ہو جائیں (تو حرام ہے)۔

مسئلہ۱۴۔نجس چیزوں کا کھانا پینا یا ہر وہ چیز جو ان نجاسات میں سے کسی ایک سے آلودہ ہوگئی ہو جائز نہیں ہے مثال کے طور پر اگر خون کا ایک قطرہ پانی یا گوشت کے برتن میں گر جائے تو جب تک نجس ہے اس کو نہیں کھا سکتے۔

۱۵۔مسجد کا نجس کرنا جائز نہیں ہے اور اگر نجس ہو جائے تو پاک کرنا چاہئے مثلاً اگر خون کا ایک قطرہ مسجد میں گر جائے تو اس کا دھونا اور پاک کرنا واجب ہے اور اگر خود نہ دھو سکتا ہو تو دوسرے لوگوں کو اطلاع دے تا کہ وہ اس کو پاک کریں۔

توجہ: خود یہ دس نجاستیں (جو ذاتی طور سے نجس ہیں) کسی بھی طرح سے پاک نہیں ہوتیں لیکن ان نجاستوں کے علاوہ دوسری چیز کے نجس ہونے کی صورت میں پاک کیا جا سکتا ہے مثلاً اگر تمہارا ہاتھ یا زمین یا لباس آلودہ ہو تو اس کو پاک کر سکتے ہو، البتہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ کون سی چیزیں پاک کرنے والی ہیں اور پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے ہم اسے آئندہ درس میں بیان کریں گے۔

مطہرات

(پاک کرنے والی چیزیں)

مطہرات: وہ چیزیں جن سے نجس چیزوں کو پاک کیا جاتا ہے وہ دس ہیں:

اول پانی خواہ جتنا بھی نجس ہو جائے اس کے اوپر پانی ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے البتہ کس طرح پاک ہوتا ہے اسے جاننے سے پہلے پانی کی قسموں کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

پانی کی چار قسمیں ہیں

۱۔ جاری پانی، جیسے دریا اور ندی کا پانی، چشموں، نہروں اور چھوٹے چھوٹے نالوں کا پانی۔

۲۔ بارش ہوتے وقت بارش کا پانی۔

۳۔ کر پانی اس کی مقدار ستائیس بالش مکعب ہے جو تقریبا (۴۶۴/۱ کیلوگرام) کے برابر ہے اور اس پانی کے مانند ہے جو حوض یا بڑے گڈھوں میں جمع ہو جاتا ہے۔

۴۔ آب قلیل (قلیل پانی) مثلاً لوٹے اور بالٹی اور اس طرح کی چیزوں میں موجود پانی جو کر سے کم ہو۔

ساتواں سبق

بارش کا پانی، جاری پانی اور کر پانی، نجاست پڑنے سے نجس نہیں ہوتا، جب تک کہ اس نجاست سے رنگ، بو یا ذائقہ نہ بدل جائے، لہذا اگر پانی کے حوض میں خون گر جائے اور اس کی حالت نہ بدلے تو وہ پاک ہے لیکن اگر خون اتنا زیادہ گر جائے کہ اس کا رنگ لال ہو جائے یا لال رنگ کی طرف مائل ہو جائے تو اس حوض کا پانی جتنا بھی ہو نجس ہو جائے گا اسے نہیں پی سکتے اور نہ اس سے وضو کر سکتے ہیں، اسی طرح اگر، ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب گر جائے اور اس میں پیشاب کی بو آ جائے۔

مسئلہ ۱۶۔ ٹنکی کا پانی کر پانی کا حکم رکھتا ہے اور اگر ٹنکی کے پانی کو بالٹی یا طشت میں کھول دیں اور اس میں خون کا قطرہ گر جائے تو نجس نہیں ہوگا۔

۱۷۔ قلیل پانی محض نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے چاہے نجاست کتنی ہی معمولی ہو اور اس میں کوئی تبدیلی بھی نہ ہو۔

سوال: نجس چیزوں کو پانی سے کس طرح پاک کریں؟

جواب: نجس چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ مندرجہ ذیل صورت میں ہے۔

۱۔ لباس، کمبل، اور اس اس طرح کی دوسری چیزوں کو ایک بار جاری پانی یا کر پانی

یا بارش کے پانی سے پاک کریں اور جب اس میں پوری جگہ پانی پہنچ جائے تو پاک ہوجائے گا، لہذا اگر بارش کا پانی قالین اور فرش کی تمام جگہوں تک پہنچ جائے یا اس کو دریا کے پانی میں ڈبو دیں تو پاک ہوجائے گا، لیکن ان کو قلیل پانی سے پاک کرنا ہوتو اگر پیشاب کی نجاست ہوتو (شیر خوار بچے کے پیشاب کے علاوہ) دو بار دھونے سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے، اس ترتیب سے کہ اس کو ہر بار دھونے کے بعد نچوڑ دیں لیکن اگر نجاست پیشاب کے علاوہ ہوتو ایک بار دھونا اور نچوڑنا کافی ہے، البتہ یہ تمام چیزیں عین نجاست کو دور کرنے کے بعد ہیں۔

۲۔غذا کے برتن، بارش کے پانی یا جاری پانی یا کر پانی کے نیچے رکھنے سے ایک بار میں پاک ہوجاتے ہیں اور اگر ان کو قلیل پانی سے دھویا جائے تو نجاست دور کرنے کے بعد ان کو تین بار پانی سے بھر کر خالی کریں۔

۳۔ باقی چیزیں جیسے بدن کے اعضاء، زمیں اور دوسری ضروری چیزیں جیسے چاقو، مسواک وغیرہ ان کا عین نجاست دور کرنے کے بعد جاری پانی، کر پانی اور بارش کے پانی سے ایک بار دھونا کافی ہے، لیکن قلیل پانی ہے اور یہ پیشاب سے نجس ہوا ہے تو دو بار اور اگر پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہوا ہے تو ایک بار دھونے سے پاک ہوجاتے ہیں اور کافی ہے کہ عین نجاست دور ہونے کے بعد ان کے اوپر مسلسل پانی ڈالا جائے۔

آٹھواں سبق

اگر لباس پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہو جائے جیسے خون اور آپ اسے ایک بالٹی پانی سے پاک کرنا چاہتے ہیں تو لباس کو خالی بالٹی کے اندر ڈالدیں اور اس کے بعد اتنا پانی ڈالیں جو پورے لباس تک پہنچ جائے اس کے بعد لباس کو باہر نکالیں اور نچوڑیں اور بالٹی کے اندر کا پانی پھینک دیں تو اس صورت میں بالٹی اور لباس دونوں پاک ہو جاتے ہیں اور اگر نجاست پیشاب کی ہو تو اس کام کو دوبار انجام دیں تا کہ آپ کا لباس پاک ہو جائے۔

مسئلہ ۱۸۔ اگر شیر خوار بچہ جو ابھی کھانا نہیں کھاتا ہے اپنے لباس یا کسی لباس میں پیشاب کر دے تو اس کو آب قلیل سے ایک بار دھونا کافی ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر اس کو نچوڑنا بھی چاہیئے۔

دوسری پاک کرنے والی چیز (زمین) پاؤں کے تلوے اور جوتوں کے تلے کو جو راستہ چلنے کی وجہ سے نجس ہو گئے ہیں، پاک کرتی ہے، لہذا اگر انسان کے پاؤں میں نجاست لگ جائے اور پھر پاک اور خشک زمین پر چلے اور اس کی عین نجاست زائل ہو جائے تو اس کے جوتے کا تلا پاک ہو جاتا ہے، اور اگر ننگے پیر ہو اور اس کے پیر میں

نجاست لگ جائے تو خشک زمین پر چلنے سے پاک ہوجاتا ہے۔

۳۔آفتاب: زمین اور زمین پر ہر ثابت اور رکی ہوئی چیز جیسے کھڑکی، درخت وغیرہ کو پاک کرتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ پہلے عین نجاست دور ہوگئی ہو، لہذا بیان کردہ چیزوں میں سے کوئی چیز نجاست کے اثر سے مرطوب (تر) ہوگئی ہو اور سورج کی گرمی سے خشک ہوجائے تو پاک ہوجاتی ہے اور اس پر پانی ڈالنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۔اگر نجس زمین خشک ہوجائے، خواہ پیشاب کی نجاست ہو یا غیر پیشاب کی، تو نجس جگہ پر پانی ڈالنا کافی ہے تاکہ وہ گیلی ہوجائے اور پھر اس کو سورج کی گرمی خشک کردے لیکن اگر سورج کی حرارت کے علاوہ ہوا نے اس کو خشک کیا ہو تو وہ زمین نجس ہے پاک نہیں ہوئی ہے۔

۴۔ استحالہ: یعنی نجس چیز کا کسی دوسری چیز میں تبدیل ہوجانا جیسے نجس پانی یا پیشاب بھاپ بن جائے تو اس صورت میں وہ بھاپ پاک ہے اسی طرح اگر نجس لکڑی جل کر خاک ہوجائے تو پاک ہے۔

۵۔انقلاب: ایک چیز کسی دوسری حالت میں تبدیل ہوجائے جیسے شراب سرکہ بن جائے، ہم نے بیان کیا ہے کہ شراب نجس ہے اور سرکہ بناتے وقت آب انگور پہلے شراب میں تبدیل ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ سرکہ ہوتا ہے اور اس تبدیلی کے ساتھ پاک ہوجاتا ہے، شراب کا سرکہ میں بدل جانا ہی انقلاب ہے۔

۶۔ انتقال: یعنی جابجا ہونا جیسے نجس خون کا حشرات میں بدل جانا، مثلا کتے کا خون نجس ہے اور حشرات کا خون پاک، جب مکھی کتے کے بدن پر بیٹھ جائے اور اس کے خون کو اپنے بدن میں چوس لے تو وہ نجس خون اس مکھی کے بدن کا جزو ہو جائے گا اور وہ پاک ہے، لیکن حشرہ کے بدن میں داخل ہونے سے پہلے چوسنے کی حالت میں پاک نہیں ہے اور اگر مکھی کو کتے کا خون چوستے وقت ماردیا جائے تو وہ خون نجس رہے گا۔

۷۔ اسلام: کافر مسلمان ہونے سے پاک ہو جاتا ہے اور خود اور اپنے لباس کو دھونا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر اس حالت میں ناپاک تھا یا عورت حائضہ تھی تو غسل حیض یا غسل جنابت بجالانا چاہیئے۔

۸۔ تبعیت: کافر کا بیٹا احتیاط واجب کی بنا پر اپنے باپ کی طرح نجس ہے، جب کافر مسلمان ہو جائے تو اس کی تبعیت میں اس کے چھوٹے بچے بھی پاک ہو جائیں گے، تبعیت کی فروعات ہیں، جن کو فقہ کی تفصیلی کتابوں میں ملاحظہ کریں۔

۹۔ عین نجاست کا زائل ہونا: صرف دو حالت میں پاک کرنے والی ہے۔ ا۔ حیوان کے جسم کو، جب مرغی نجس چیز کھائے اور اس کی چونچ نجاست سے آلودہ ہو تو عین نجاست زائل ہونے کے بعد چونچ پاک ہو جاتی ہے اور پانی سے پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۔ انسان کے بدن کا داخلی حصہ لہذا اگر منھ، کان اور اس کی ناک سے خون آئے تو

وہ خون کے ختم ہوجانے کے بعد پاک ہوجاتے ہیں، منھ، کان اور ناک کے اندر پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے ہاں! اگر ہونٹ خون سے آلودہ ہوجائیں تو انھیں پاک کرنا چاہئے خواہ وہ داخلی عضو ہوں یا خارجی۔

۱۰۔ اگر تم جانتے ہو کہ تمہارے دوستوں میں سے کسی ایک دوست کا برتن جو دینی مسائل کا پابند ہے نجس ہوگیا ہے اور یہ بھی جانتے ہو کہ اسے بھی برتن کی نجاست کا علم ہے اور ایک مدت کے بعد وہ اس ظرف سے استفادہ کررہا ہے تو اس سے برتن کی طہارت کے بارے میں سوال کرنا کہ اس کو پاک کیا ہے یا نہیں، ضروری نہیں ہے، کیونکہ باایمان انسان ہے اور اپنے وظیفہ سے آگاہ ہے۔

یاد آوری: لازم ہے کہ انسان پیشاب اور رفع حاجت کرتے وقت پوشیدہ اور محفوظ جگہ بیٹھے، جیسے بیت الخلاء کا انتخاب کرے اور لوگوں کے سامنے اور آشکار جگہوں پر اس طرح کا کام انجام دینا جائز نہیں ہے۔

۲۰۔ پیشاب کی جگہ کو ایک بار جاری یا کر یا ٹنکی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور قلیل پانی جیسے لوٹے کے پانی سے دوبار پاک کرنا ضروری ہے لیکن پاخانہ کی جگہ کو عین نجاست کے زائل ہونے کے بعد ایک بار دھونا کافی ہے اور اس کی جگہ کو تین کپڑوں، رومال یا اس طرح کی دوسری چیزوں سے جن سے عین نجاست زائل ہوجائے پاک کرے اور پانی استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۔ وہ پانی جو پیشاب اور پاخانہ کی جگہ کو پاک کرنے کے لئے پیشاب اور

پاخانہ کے بعد استفادہ کیا جاتا ہے تو جب تک اس میں عین نجاست نہ دیکھی جائے پاک ہے اور اسے استنجا کا پانی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲۔ پیشاب کرنے کے بعد عضو تناسل کو جڑ سے آگے کی طرف کھینچے تا کہ پوری طرح سے خالی ہو جائے اس صورت میں کوئی مشکوک پانی نکلے تو وہ پاک ہوگا اور اس کام کو استبراء کہتے ہیں۔

سوالات

۱۔ پاک کرنے والی چیزیں کتنی ہیں؟

۲۔ پانی کے اقسام بیان فرمایئے؟

۳۔ اگر پیشاب کا قطرہ ایک کر پانی کے حوض میں گر جائے تو کیا وہ حوض نجس کردے گا؟

۴۔ جب بھی خون کا قطرہ پانی کی بالٹی میں گر جائے تو کیا وہ بالٹی کو نجس کردے گا؟

۵۔ اگر فرش یا قالین پیشاب سے نجس ہو جائے تو کس طرح اس کو ٹنکی کے پانی سے پاک کر سکتے ہیں؟

۶۔ کس طرح نجس برتن کو آب قلیل سے پاک کیا جاتا ہے؟

۷۔اگر لباس پیشاب سے نجس ہو جائے اور تم اس کو قلیل پانی سے پاک کرنا چاہو تو کیا کرو گے؟

۸۔اس بالٹی کو جو پیشاب کے علاوہ کسی دوسری چیز سے آلودہ ہے، قلیل پانی سے کس طرح پاک کرو گے؟

۹۔اگر زمین پیشاب سے نجس ہو جائے اور تم اس کو قلیل پانی سے پاک کرنا چاہتے ہو تو ایک مرتبہ اس پر پانی کا ڈالنا کافی ہے یا دو بار؟

۱۰۔گرمیوں میں جب سورج کی گرمی بہت زیادہ ہو اور اس کی تپش اور گرمی نجس مرطوب زمین کو خشک کر دے تو کیا وہ اسی سے پاک ہو جاتی ہے یا پانی کی ضرورت ہے؟

۱۱۔وہ بچہ جس کا باپ پہلے کافر تھا اور بعد میں اسلام لایا تو مطہرات میں کس چیز سے پاک ہوگا؟

۱۲۔اگر دانت نکلوایا ہو اور ہونٹ خون سے نجس ہو جائیں اور بعد میں خون زائل ہو جائے تو کس چیز کو پانی سے دھونے کی ضرورت ہے اور کون سی چیز عین نجاست کے زایل ہونے کے بعد پاک ہو جاتی ہے؟

۱۳۔جب بھی تم پیشاب کی جگہ کو پیشاب کرنے کے بعد ٹنکی یا لوٹے کے پانی سے دھونا اور پاک کرنا چاہتے ہو تو کتنی بار پانی ڈالنا چاہئے ۔

دسواں سبق

وضو

وضو کا طریقہ:

وضو کا طریقہ یہ ہے کہ چہرے اور کہنیوں کو دھونے کے بعد سر اور پیروں کا مسح وضو کے قصد سے کرے نہ کہ پاکیزگی کے قصد سے۔

Z:\Farsi\indesign\ÏÑÓåÇí ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì Folder\ÕæÑ ÊÚáíã ÇáÕáÇÉ\P6032527.JPG not found.

Z:\Farsi\indesign\Ï ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã Ý Folder\ÕæÑ ÊÚá ÇáÕáÇÉ\P6032528.JP found.

اول:۔ چہرے کا دھونا: لمبائی میں سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ سے چہرے کے نچلے حصہ تک یعنی تھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں بیچ والی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان، اس حالت میں کہ پورا ہاتھ کھلا ہو، چہرے کو صرف اوپر سے نیچے تک دھونا چاہئے، نیچے

سے اوپر کی طرف یا دائیں طرف سے بائیں طرف جائز نہیں ہے۔

یاد آوری: شاید تم اس بات کا گمان کرو کہ اس طرح دقیق دھونا مشکل ہے کیونکہ کبھی نہ کبھی ممکن ہے کہ انسان کا ہاتھ تھوڑا خلاف سمت حرکت کر جائے تو ہم اس کی وضاحت کریں گے تا کہ تمہارے لئے یہ مشکل پیش نہ آئے، چہرے کو شروع ہی میں دھوتے وقت نیت کرے کہ چہرے کو اوپر سے نیچے کی طرف دھو رہا ہوں جب اس طرح نیت کر لی تو معمولی سی حرکت یا اچانک ہاتھ کا سمت کے خلاف ہو جانا وضو کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتا اور اسے باطل نہیں کرتا ہے صرف جہاں پر غلطی ہو جائے اس پر دوبارہ اپنے ہاتھ کو اوپر سے نیچے کی طرف کھینچے۔

مسئلہ ۲۳۔ ہونٹوں اور آنکھ کے اندورونی حصہ کو دھونا نیز ناک اور منھ کے اندرونی حصہ کا دھونا واجب نہیں ہے بلکہ ان کے صرف باہری حصہ کا دھونا کافی ہے۔

مسئلہ ۲۴۔ جو چیز کھال تک پانی پہونچنے سے مانع ہو جیسے سوتے وقت جو چیز آنکھ کے نزدیک جمع ہو جاتی ہے، سرما یا دیگر وہ چیز جو زینت کے لئے استعما ہوئی ہیں (مثلاً کریم وغیرہ) انھیں وضو کرتے وقت برطرف کر دینا چاہئے تا کہ پانی چہرے کی تمام جگہ پر پہنچ جائے۔

مسئلہ ۲۵۔ اگر چہرے پر بال زیادہ ہوں تو اس کے ظاہری حصہ کا دھونا کافی ہے اور اس کے نیچے کا دھونا ضروری نہیں ہے۔

Z:\Farsi\indesign\ÏÑZ:\Farsi\indesign\ÏÑÓåÇí
ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞ ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì
Folder\ÕæÑ ÊÚáíã Folder\ÕæÑ ÊÚáíã
ÇáÕáÇÉ\P6032530.JPG ÇáÕáÇÉ\P6032529.JPG not
found. found.

۲۔ ہاتھوں کا دھونا: وضو میں ہاتھوں کو کہنی سے انگلیوں کی نوک تک اوپر سے نیچے کی طرف دھونا چاہیئے دائیں اور بائیں ہاتھ کہ تھوڑی سی حرکت جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے ضرر نہیں پہنچاتی (جس کو ہم نے چہرے کے دھونے میں بیان کر دیا ہے) اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پہلے دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۶۔ بہت سے لوگ چہرہ دھونے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو پانی سے دھوتے ہیں اور جب وضو میں ہاتھ دھونے کی نوبت پہنچتی ہے تو خیال کرتے ہیں کہ پہلے والا پانی کافی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے اور انھیں اپنے ہاتھوں کو کہنی سے ہاتھوں کی انگلیوں کی نوک تک دھونا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۷۔ اگر ہاتھوں پر گندگی یا کوئی چیز لگی ہو جو کھال پر وضو کے پانی کو پہنچنے سے مانع ہو تو اس کو برطرف کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۸۔ جب آپ نے بائیں ہاتھ کو دھولیا تو اس بات کا خیال کرنا چاہیئے کہ

تمہارے ہاتھوں کی ہتھیلی دوسری رطوبت سے نہ مل جائے جس کی وضاحت ہم بعد میں کریں گے اور اپنے ہاتھوں کی رطوبت (تری) سے مسح کو انجام دینا چاہئے۔

گیارہواں سبق

Z:\Farsi\indesign\ÏÑÓ¿Z:\Farsi\indesign\ÏÑÓåÇí
ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞå ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì
Folder\ÕæÑ ÊÚáíã Folder\ÕæÑ ÊÚáíã
ÇáÕáÇÉ\P6032533.JPG n ÇáÕáÇÉ\P6032532.JPG not
found. found.

۳۔سراور پیر کا مسح کرنا: احتیاط واجب کی بنا پر سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی سے سر کے اگلے حصہ پر مسح کرنا چاہئے اوراس کی حد سر کے اوپری حصہ سے اس کے بالوں کے اگنے کی جگہ تک اور چوڑائی میں پیشانی کی چوڑائی کے برابر کا حصہ ہے اوراس کے ایک حصہ پر مسح کرنا ایک انگلی کے برابر بھی کافی ہے، جن بالوں پر مسح کیا جارہا ہے وہ اسی حصہ کے بال ہونا چاہئے لیکن جس شخص کے سر کے بال بہت زیادہ بڑے ہیں اور سر کے اگلے حصہ پر آ پڑے ہیں جیسے وہ عورتیں جو سر کے بالوں کو اگلے حصہ میں جمع کرتی ہیں تو انھیں جلد پر مسح کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۲۹۔ سر کا مسح کرتے وقت ہاتھ اوراس کی انگلیوں کو سر کے بیچ میں قرار دے اور ان کو جس طرف بھی چاہے حرکت دے، یعنی چہرے کی طرف سے یا برعکس یا دائیں طرف یا بائیں طرف اوراس بات کا خیال کریں کہ اس کا ہاتھ اس کے چہرے تک پہنچے اوراپنے ہاتھ کے پانی کو چہرے کے پانی سے نہ ملائے بلکہ اپنے ہاتھ کی رطوبت کو پیر کے مسح کے لئے محفوظ رکھے۔

مسئلہ ۳۰۔ سر کے بال مسح کرنے سے پہلے گیلے نہیں ہونے چاہئیں اوراگر گیلے ہوں توانھیں خشک کرنا چاہیئے مگر رطوبت اتنی کم ہو جس سے کوئی ضرر نہ پہنچے۔

Z:\Farsi\indesign\ÏÑÓåÇí ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì Folder\ÕæÑ ÊÚáíã ÇáÕáÇÉ\P6032534.JPG not found.

Z:\Farsi\indesign\ÏÑÓåÇí ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì Folder\ÕæÑ ÊÚáíã ÇáÕáÇÉ\P6032535.JPG not found.

۴۔ پیروں کا مسح کرنا: لمبائی میں اس کی حد، انگلیوں کے سرے سے پیر کے ابھار کی جگہ تک ہے اور چوڑائی میں ایک کھلی ہوئی انگلی بھی کافی ہے البتہ بہتر ہے کہ مسح ہاتھ کی پوری ہتھیلی کے ساتھ انجام دے اس ترتیب سے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی رطوبت دائیں پیر کے اوپراور بائیں ہاتھ کی رطوبت سے بائیں پیر پر مسح کرے۔

مسئلہ۳۱۔ پیر کے اوپر کسی طرح کی کوئی میل یا گندگی نہیں ہونی چاہئے جو کھال یا اس پر اگے ہوئے بالوں تک پانی پہنچنے سے مانع ہو۔

مسئلہ۳۲۔ پیروں کا اوپری حصہ مسح کرتے وقت گیلا نہیں ہونا چاہئے۔

مسئلہ۳۳۔ کافی ہے کہ ہاتھوں کی ہتھیلی کہ جس سے سر اور پیروں کا مسح کر رہے ہیں اس کا مرطوب ہونا کافی ہے اور ضروری نہیں ہے کہ اس کی رطوبت مسح کرنے کے بعد پیروں پر بھی دیکھائی دے۔

شرائط وضو

وضو کے صحیح ہونے کی کچھ شرطیں ہیں: اگر ان میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے تو وضو باطل ہے، ان شرائط میں سے اہم ترین چھ شرطیں ہیں۔

۱۔ وضو کا پانی پاک ہو اور نجاسات میں سے کسی ایک سے بھی آلودہ نہ ہو۔

۲۔ پانی غصبی نہ ہو۔

۳۔ اعضائے وضو پاک ہوں تا کہ وضو کا پانی ان سے آلودہ نہ ہو اور وضو صحیح ہو سکے۔

۴۔ جس جگہ پر وضو کر رہے ہیں وہ جگہ غصبی نہ ہو تا کہ قصد قربت صحیح ہو۔

۵۔ وضو سے خداوند متعال کی قربت کا قصد ہونا چاہئے، اس معنی میں کہ وضو خداوند متعال کی اطاعت کے لئے انجام پائے نہ کسی دوسرے کے لئے۔

یاد آوری: اے محترم عزیز! ہرگز اہل خانہ کے ڈر سے وضو نہ کرو کیونکہ اس طرح کا

وضو باطل ہے اور جس سے ڈرنا چاہیئے وہ خدا ہے اور اس کی نافرمانی عذاب اور جہنم کی آگ ہے جو شدید اور وحشت ناک ہے لہذا وضو خداوند متعال کا فرمان بجالانے اور گناہوں سے پرہیز کرنے کے لئے ہو۔

۶۔ **موالات**: اس کے معنی یہ ہیں کہ وضو کے درمیان دیگر اعضاء کو دھونے میں بہت زیادہ فاصلہ نہ ہو، مثلا اپنے ہاتھوں کو دھو کر کسی کام یا کھیل میں اس درجہ مشغول نہ ہو جائیں کہ وہ دھلا ہوا عضو خشک ہو جائے اور بعد میں دوسرے اعضا کو دھوئیں، اس طرح کا وضو باطل ہے۔

بارہواں سبق

مبطلات وضو

وضو کو باطل کرنے والی چیزیں

وہ اہم چیزیں جو وضو کو باطل کرتی ہیں چار ہیں: پیشاب ، پاخانہ، ریح اور نیند۔ لہذا جس شخص نے وضو کرلیا ہو اور ان چار چیزوں میں سے کوئی ایک سرزد ہو جائے تو اس کا وضو باطل ہے اور اسے نماز کے لئے دوسرا وضو کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۴۔ اگر انسان نہ جانتا ہو کہ وضو سے ہے یا نہیں تو اسے نماز کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۵۔ اگر کوئی انسان وضو سے ہو اور بعد میں شک کرے یعنی نہ جانتا ہو کہ وضو کرنے والی چیزوں میں سے کوئی ایک چیز اس سے سرزد ہوئی ہے یا نہیں تو اس کا پہلا وضو صحیح ہے اور دوسرے وضو کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۔ انسان کے لئے بہتر ہے کہ ہمیشہ حتی نماز کے علاوہ بھی وضو سے رہے نیز

اسی طرح بہتر ہے کہ سونے اور بستر خواب پر جانے سے پہلے وضو کرے، امام صادق ایک حدیث میں فرماتے ہیں: **من بات علی طهر فکانما احی اللیل** ، (۱) جوکوئی وضو کے ساتھ سوئے گویا اس نے پوری رات شب بیداری کی ہے۔

مسئلہ ۳۷۔ وضو میں چند چیزیں مستحب ہیں اگر ہم انھیں انجام دیں تو خداوند عالم زیادہ سے زیادہ اجر وثواب عنایت کرے گا لیکن اگر انجام نہ دیں تو کوئی گناہ نہیں ہے لہذا ان کو ثواب کی غرض سے انجام دینا بہتر ہے جیسے کلی، یعنی منھ میں پانی ڈالنا، استنشاق یعنی ناک میں پانی ڈالنا جو کہ وضو شروع کرنے سے پہلے ان میں سے ہر ایک تین تین بار مستحب ہیں وضو کے شروع میں ﴿**بسم اللہ الرحمن الرحیم**﴾ کہیں اور اپنے چہرے کو دھوتے وقت اس دعا کو پڑھیں جسے امام علیؑ پڑھا کرتے تھے، "**اللھم بیض وجھی یوم تسود الوجوہ ولاتسود وجھی یوم تبیض الوجوہ**" خداوندا! میرے چہرے کو جس دن چہرے سیاہ ہوں گے، سفید فرما اور جس دن چہرے سفید ہوں گے اس دن میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا۔

اپنے دائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھیں؛ "**اللھم اعطنی کتابی بیمینی والخلد فی الجنان بیساری وحاسبنی حسابا یسیرا**"؛ خدایا! میرے نامہ اعمال کو سیدھے ہاتھ میں دے اور جنت میں ہمیشگی کی سند میرے دوسرے

---

(۱) محمد بن الحسن الحر العاملی، وسایل الشیعہ، ج ۱، باب ۹، استحباب خواب طہارت۔

ہاتھ میں دے اور میرے حساب کو آسان فرما۔

الٹا ہاتھ دھوتے وقت'' **اللھم لاتعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظھری ولا تجعلھا مغلولة الی عنقی و اعوذبک من مقطعات النیران**''؛ خدایا میرے نامہ اعمال کو بائیں ہاتھ میں دے اور نہ ہی میرے پیچھے سے دے اور نہ اس کو میری گردن میں لٹکا، میں تجھ سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔

سر کا مسح کرتے وقت کہے،'' **اللھم غشنی برحمتک و برکاتک وعفوک**''؛ خدایا! مجھے اپنی بخشش برکت اور لطف کے سایہ میں قرار دے۔

پیر کا مسح کرتے وقت کہے،'' **اللھم ثبتنی علی الصراط یوم تذل الاقدام واجعل سعی فیما یرضیک عنی**''؛ خدایا! اس دن کہ جس دن قدم میں لغزش ہوگی مجھے ثابت قدم رکھ اور میری کوشش اس چیز میں قرار دے جس میں تیری رضا ہو۔

مسئلہ ۳۸۔ جو شخص وضو سے نہیں ہے اس کے لئے قرآن کی تحریر چھونا، اس پر ہاتھ رکھنا جائز نہیں ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر قرآن کی آیتیں جو دوسری کتابوں میں موجود ہیں ان کو بھی ہاتھ نہ لگائے نیز اسی طرح جو وضو سے نہیں ہے اس کے لئے اللہ کے نام کو چھونا اور اس کے دوسرے خاص ناموں کو چھونا جیسے رحمان، باری، قدوس، وغیرہ جائز نہیں ہے، ان کے علاوہ ناموں کو چھو سکتا ہے۔

تیمّم

وجوبات تیمّم

تیمّم اس شخص پر واجب ہے جو کسی بھی طرح سے وضو نہ کر سکتا ہو اور ان میں سے اہم تین چیزیں ہیں، انسان کے لئے پانی موجود نہ ہو اور نماز ترک نہ ہونے کی وجہ سے تیمّم کرے اور نماز پڑھے اور جب تک نماز کے وقت میں پانی نہ ملے اس کا وظیفہ یہی ہے۔

۲۔ پانی ضرر رکھتا ہو کیونکہ خدا انسان کو ضرر پہچانا نہیں چاہتا، اسی وجہ سے اس مریض کے لئے جس کے لئے پانی کا استعمال ضرر رکھتا ہے ایک آسان عوض قرار دیا کہ جو تیمّم ہے لہذا اگر نماز کے تمام وقت میں پانی انسان کو ضرر پہو نچائے تو وہ تیمّم کرے اور نماز پڑھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

تیرھواں سبق

۳۔(تیمّم کا تیسرا مورد) وہ ہے کہ جہاں انسان کے اختیار میں تھوڑا پانی ہو،اس طرح کہ اگر پانی کو وضو کے لئے خرچ کردے تو اپنے یا کسی دوسرے مومن کا پیاس کی شدت سے مرجانے کا احتمال ہو یا بہت زیادہ مشقت کا باعث ہو، خداوند سبحان راضی نہیں ہے کہ مومن کو ضرر پہونچے لہذا اس حالت میں تیمّم کو وضو کے بدلے قرار دیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۔ اگر وقت تنگ ہو اور وضو کرنے اور نماز پڑھنے کی فرصت نہ ہو یعنی صبح کو سورج نکلنے کے نزدیک خواب سے بیدار ہوا ہو اور جانتا ہو کہ وضو کرنے کی صورت میں اس کی نماز قضا ہو جائے گی تو اسے تیمّم کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے اور بعد میں وضو کے ساتھ اس کی قضا بجالائے۔

شاید آپ یہ سوال کریں کہ کس چیز پر تیمّم کیا جاسکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ تیمّم ہر اس چیز پر جو زمین شمار ہوتی ہو اور خشک ہو جیسے خاک، بالو، ریت، گچ، کنکر، پتھر اور طبیعی مرمر اور اس جیسی چیزوں پر انجام دیں، اینٹ، سمینٹ، ڈامر، اور گچ پر بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۴۰۔ شیشے، جڑی بوٹی، راکھ، لوہے اور کپڑے پر تیمّم کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۔ نجس اور آلودہ زمین پر اگر خشک ہو تب بھی تیمّم کرنا جائز نہیں ہے، اسی طرح غصبی زمین پر جبکہ اس کا مالک راضی نہ ہو تو اس پر تیمّم نہیں کر سکتے، کیونکہ غاصبانہ تصرف کا علم رکھتے ہوئے خدا سے تقرب کا قصد ممکن نہیں ہے لہذا اس میں تیمّم کرنا صحیح نہیں ہے۔

arsi\indesign\ ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍß ÝÞåì Folder\Õ ÊÚáíã áÕáÇÉ\P6032518 not found.

Farsi\indesign\ ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍß ÝÞåì Folder\Õ ÊÚáíã áÕáÇÉ\P6032517 not found.

rsi\indesign\ÏÑ ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì Folder\ÕæÑ ÊÚáíã ÕáÇÉ\P6032516.J not found.

تیمّم کرنے کا طریقہ

عزیز بھائیو! تیمّم کو وقت سے سیکھو! تا کہ بعد میں مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے، تیمّم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی کو ایک بار زمین پر یعنی (خاک پر) مارو، اس کے بعد ہاتھوں کو آپس میں مارنے کے بعد خاک کو ہاتھ سے جھاڑنا بہتر ہے، اس کے بعد

پوری پیشانی کا سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ سے پیشانی کے نچلے حصہ تک یعنی ٹھوڑی تک اس طرح مسح کرے کہ بھوؤں اور ناک کے بلند حصہ کا بھی مسح ہو جائے، ہاتھوں کو صرف اوپر سے نیچے کی طرف کھینچنا چاہئے اور تمام مطلوب حصہ کو گھیر لیا جائے اور چوڑائی میں کسی بھی طرح کی کوئی حرکت قابل قبول نہیں ہے، اس کے بعد بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کی پشت پر گٹے سے انگلیوں کے سرے تک اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کی پشت پر اسی ترتیب سے مسح کیا جائے اور یہ مسح بھی اوپر سے نیچے کی طرف ہونا چاہئے اور

:\Farsi\indesign\ÏÑÓå(ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì Folder\ÕæÑ ÊÚáíã ÇáÕáÇÉ\P6032520.JPG not found.

:\Farsi\indesign\ÏÑÓå(ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì Folder\ÕæÑ ÊÚáíã ÇáÕáÇÉ\P6032519.JPG not found.

دائیں یا بائیں طرف انحراف نہ رکھتا ہو اور واجب تیمّم یہی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ ایک بار پھر ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد آپس میں مارو اور دائیں ہاتھ کی پشت اور اس کے بعد بائیں ہاتھ کی پشت پر اسی ترتیب سے جیسا کہ بیان کیا ہے، مسح کرو۔

مسئلہ۴۲۔تیمّم خداوند عالم کے تقرب کے قصد کے ساتھ ہونا چاہئے اورضروری ہے کہ تیمّم کی جگہوں سے میل نیز دیگر رکاوٹیں برطرف ہوں ،حتی انگوٹھی کوبھی اتار دینا چاہیئے تا کہ پورے ہاتھ پر مسح ہو جائے۔

مسئلہ۴۳۔ جو شخص وضو نہ کرنے کی وجہ سے تیمّم کرے احتیاط واجب کی بنا پر اس کو وقت داخل ہونے سے پہلے وضو نہیں کرنا چاہئے بلکہ نماز کا وقت داخل ہونے تک صبر کرنا چاہئے ، اس کے بعد نماز کے لئے تیمّم کرے مثلا ظہر سے پہلے نماز ظہر کے لئے تیمّم نہ کرے، بلکہ ظہر ہونے کا انتظار کرے۔

یاد آوری: اگر وضو کے بعض اعضا ٹوٹے ہوں یا زخمی ہوں اوران کا پاک کرنا ممکن نہ ہو کہ اگر ایسے مسائل پیش آتے ہیں تو اس کے لئے فقہ کی مفصل کتابوں میں مراجعہ کریں.

سوالات

۱۔آیا وضو میں جائز ہے چہرے اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونے کے بدلے دائیں سے بائیں طرف دھوئیں۔

۲۔اگر عورتیں اپنے بالوں کو جمع کرلیں تو کیا اس پر مسح کرسکتی ہیں؟

۳۔وضو صحیح ہونے کے شرائط شمار کیجئے؟

۴۔آیا ابھی تک کسی جاننے والے انسان کے سامنے وضو کیا ہے تا کہ تمہیں وضو غلط ہونے کی صورت میں متوجہ کریں؟

۵۔کون سی چیزیں وضو کو باطل کرتی ہیں؟

٦۔ اگر صبح وضو کیا ہو اور ظہر کے وقت معلوم نہ ہو کہ آیا وہ وضو باقی ہے یا باطل ہو گیا ہے تو اس وضو سے نماز پڑھ سکتے ہیں یا پھر سے وضو کریں؟

٧۔ وہ کیا چیزیں ہیں جو تیمّم واجب ہونے کا سبب بنتی ہیں؟

٨۔ آیا سیمنٹ پر تیمّم کر سکتے ہیں؟

٩۔ آیا دونوں ہاتھوں کو آپس میں مارے بغیر زمین پر مارنے کے بعد تیمّم صحیح ہے؟

١٠۔ چہرے کے کون سے حصہ پر تیمّم میں مسح کرنا چاہیئے؟

چودہواں سبق

نماز

انسان پرتمام واجبات میں سے ایک اہم واجب نماز ہے اور اس پر پابند رہنا ضروری ہے اوراس کواول وقت تمام شرائط اور خضوع کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے، حدیث میں بیان ہوا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے، اگر نماز قبول ہوگئی تو باقی اعمال بھی قبول ہیں اور اگر نماز رد ہوگئی تو دوسرے اعمال بھی رد ہو جائیں گے اور رسول خدا ﷺ سے ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا: معلوم ہونا چاہیئے کہ خدائے متعال نے قسم کھائی ہے کہ نماز گذاروں اور سجدہ کرنے والوں کو عذاب نہیں کرے گا اور جس دن لوگ پروردگار عالم کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے تو وہ انھیں آگ سے نہیں ڈرائے گا، امام باقرؑ فرماتے ہیں: اپنی نماز میں سہل انگاری اور کوتاہی نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی رحلت کے وقت فرمایا: جو بھی نماز کو ہلکا اور سبک سمجھے گا وہ مجھ سے نہیں ہے اور حوض کوثر پر میرے پاس نہیں آئے گا اور امام صادقؑ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا: جو لوگ نماز کو ہلکا

سمجھتے ہیں وہ ہماری شفاعت سے محروم رہیں گے، اب تصور کیجئے کہ اگر خدانے ہمارے اعمال کوقبول نہیں کیا، پیغمبرؐاورامام نے ہماری شفاعت نہ کی تو قیامت کے دن کس کی پناہ میں جائیں گےاورکون ہم کونجات اور چھٹکارادلائے گا، کیا شیطان کی پناہ میں جائیں گے جوخود بدترین عذاب میں مبتلا ہےاورجہنم کی آگ نے اس کے چہرےکوسیاہ کردیا ہے۔

اس شخص کی سرنوشت جونماز کو ہلکا سمجھتا ہے، یہ ہےتو پھران لوگوں کی کیا حالت ہوگی جو بالکل نماز نہیں پڑھتے اوران کا عذاب کتنا اور کیسا ہوگا ؟لہذا آؤ آپس میں مل کرخودکوخدا کے غیض وغضب اورعذاب سے چھٹکارادلائیں، پیغمبراورمعصوم اماموں کی شفاعت کے مستحق ہوں، جس دن پیاس کی شدت ہوگی تو ہمیں حوض کوثر پر رسول اللہ ﷺ سیراب کریں۔

پہلا کام یہ ہے کہ خدا پرتوکل کریں اورنماز کے پابند ہوں اورعملی طور سے اس کواول وقت میں بجالائیں، اور برے لوگ نیز جن کو جانتے ہیں کہ نماز نہیں پڑھتے اور برے کام انجام دیتے ہیں، ان کے ساتھ نہ رہیں اوران کی باتوں پرتوجہ نہ دیں اورنماز پڑھنے والے اورنماز نہ پڑھنے والے کے درمیان جوفرق قرآن بیان کررہاہے، اس میں غوروفکر کریں، ﴿**والذین هم علی صلاتهم یحافظون. اولئک فی جنات مکرمون**﴾ جو لوگ اپنی نمازوں کے پابند ہیں وہ جنت میں صاحب عزت ہیں۔(المعارج، ۳۴، ۳۵)﴿**فی جنات یتسائلون عن المجرمین ما سلککم فی سقر قالو ا لم نک من المصلین**﴾ جنت میں مجرموں سے باز پرس کریں گے کہ تمہیں کس چیز نے

جہنم میں ڈال دیا؟ وہ جواب دیں گے ہم لوگ نماز گذار نہیں تھے۔ (مدثر، ۴۰، ۴۳) اب تمہیں خود اختیار ہے کہ کس گروہ کے درمیان رہو گے، نماز گذاروں کے ساتھ یا تارک الصلاۃ کے ساتھ، بہشتیوں کے ساتھ یا دوزخیوں کے ساتھ۔

اوقات نماز اور اس کی تعداد:

شب و روز میں روزانہ ترتیب کے ساتھ پانچ نمازیں واجب ہیں: ۱۔ نماز صبح دو رکعت ہے اور اس کا وقت طلوع فجر سے (افق مشرق کی طرف نور کے آغاز سے) طلوع آفتاب تک ہے۔ ۲۔ ۳۔ نماز ظہر و عصر: ان میں سے ہر ایک چار چار رکعت ہے اور ان کا وقت نصف روز سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، نماز ظہر کو نماز عصر سے پہلے پڑھنا چاہئے، مثال کے طور پر اگر صبح سورج ساڑھے سات بجے نکلتا ہے اور چھ بجے عصر میں غروب کرتا ہے تو پورا دن گیارہ گھنٹے کا ہے، آدھا دن پہلا حصہ گذرنے کے بعد تحقق پیدا کرتا ہے یعنی ساڑھے بارہ بجے۔ ۴۔ نماز مغرب تین رکعت ہے۔ ۵۔ نماز عشا چار رکعت ہے اور اس کا وقت سورج غروب ہونے سے آدھی رات تک ہے لیکن مشرق کی سرخی بر طرف ہونے سے پہلے پڑھنا بہتر ہے، البتہ نماز مغرب، عشا سے پہلے پڑھی جائے گی اور اگر کوئی دونوں کو بھول جائے تو طلوع فجر سے پہلے پڑھنی چاہئے، نصف شب یعنی آفتاب غروب ہونے سے طلوع فجر تک نصف فاصلہ، (نماز صبح کے وقت کا آغاز ہے)۔

پندرہواں سبق

نماز گذار کا لباس

انسان کو برہنہ حالت میں نماز نہیں پڑھنا چاہیۓ حتی اگر کمرہ میں تنہا ہو اور کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو، مرد پر اپنی شرمگاہ کا چھپانا واجب ہے اور عورتوں پر اثنا نماز مین چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ تمام بدن کا چھپانا واجب ہے اور اگر کوئی نامحرم اسے نہ دیکھ رہا ہوں تو اپنے پیروں کو کھلا رکھ سکتی ہے ۔

نماز گذار کے لباس میں چھ شرطیں ہونی چاہئیں

ا۔مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو، اگر عورت اپنے لباس یا نماز کی چادر کے بارے میں جانتی ہو کہ یہ غصبی ہے یا مرد کو معلوم ہو کہ اس کا لباس غصبی ہے تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر نماز کی حالت میں متوجہ نہیں تھا کہ اس کا لباس غصبی ہے اور یہ نماز کے بعد معلوم ہوا تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اس لباس کو بعد والی نماز کے لئے بدلنا چاہیۓ۔

۲۔مردار کی کھال کا نہ ہواوران ہی میں سے طبیعی چمڑا ہے جو غیر اسلامی مما لک سے وارد ہوتا ہے حتی گھڑی کا فیتا اگر حیوان کی کھال سے بنا ہوا ہو نیز کمر بند اور تمام چھوٹے چمڑے کے ٹکڑے کہ جن کو بعض کپڑوں میں سلتے ہیں۔

۳۔حرام گوشت حیوان کے بدن کے اجزا سے بنا ہوا نہ ہو،خواہ وہ کھال ہو یا رُوَاں یا بال وغیرہ،لہذا نماز ایسے لباس یعنی کوٹ یا جیکٹ میں جو مثال کے طور پر لومڑی کی کھال سے بنی ہو، جائز نہیں ہے،حتی اگر تمہارے جسم اور لباس پر بلی کے کچھ بال چپک جائیں تو بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اثنائے نماز میں ان کو برطرف کردیں۔

مسئلہ۴۴۔اگر لباس میں چمڑا لگا ہو اور معلوم نہ ہو کہ یہ چمڑا طبیعی ہے یا نہیں تو اس میں نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں ہے کہ ایسے حیوان کی کھال سے بنایا گیا ہے ۔

۴،۵۔مرد کو نماز کی حالت میں سونا یا خالص ریشمی لباس نہیں پہننا چاہیئے لیکن عورتوں کے لئے جائز ہے۔

۶۔لباس پاک ہو،لہذا نجس لباس میں نماز جائز نہیں ہے،نماز گذار کا بدن بھی پاک ہونا چاہیئے ،جن موارد میں چھوٹ دی گئی ،ان میں تین اہم ہیں کہ ہم جنھیں آئندہ درس میں بیان کریں گے۔

پندرہواں سبق

نماز گذار کے باقی شرائط

زخموں کا خون پھوڑے اور پھنسی کا مواد اور اسی طرح زخم پر دوا لگانا جب تک صحیح نہ ہو جائے نماز گذار کے لباس میں معاف ہے اور اس کا پاک کرنا ضروری نہیں ہے، حیض و نفاس کے علاوہ لباس پر لگا ہوا تھوڑا خون احتیاط واجب کی بنا پر اگر ۲/۳ سینٹی میٹر سے تجاوز نہ کر گیا ہو تو معاف ہے، لیکن وہ خون جو بدن پر لگا ہوا گر پہلی حالت کے علاوہ ہو تو اسے پاک کرنا چاہئے۔

نماز گذار کی جگہ

غصبی چھت اور جگہ میں نماز پڑھنا جب کہ نماز گذار اس کے غصبی ہونے کو جانتا ہو جائز نہیں ہے کیونکہ نماز عبادت ہے اور خداوند متعال کے تقرب کا قصد اس میں شرط ہے اور غاصبانہ تصرف کے ذریعہ قصد قربت ممکن نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۵۔ جو شخص غصبی مکان میں قید ہے اگر اس جگہ نماز پڑھنے میں کوئی ضرر نہ ہو تو وہاں نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۴۶۔ اگر کوئی عمومی جگہوں جیسے مسجد اور امامبارگاہوں، بڑے ہال اور پارکوں میں پہلے سے جگہ گھیر کر کھڑا ہو جائے یا نماز پڑھے تو کوئی شخص اس کو زبردستی ہٹانے کا حق نہیں رکھتا لیکن اگر کوئی موجود نہیں ہے اور اپنی نشانی کو وہاں رکھ دے، جیسے جانماز و سجدہ گاہ وغیرہ اگر وہ کافی مدت سے نہیں لوٹا ہے تو اس کی جگہ میں تصرف کیا جا سکتا ہے، لیکن اس کی جانماز اور سجدہ گاہ میں تصرف نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۴۷۔ عمومی گذرگاہوں میں خرید و فروش کرنا یا نماز پڑھنا جو لوگوں کے آنے جانے کے لئے بنائی گئی ہوں، اگر ان کے لئے زحمت کا سبب ہو تو حرام ہے۔

مسئلہ ۴۸۔ مرد اور عورت نماز پڑھنے میں ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں خواہ مرد آگے ہو یا عورت، یا ایک صف میں کھڑے ہوں لیکن ان کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو تو بہتر ہے مرد عورت سے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۴۹۔ پیغمبر اور ائمہ ؑ کے حرم میں، ضریح کے آگے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ،اس طرح کہ ضریح اس کی پشت پر واقع ہو جائے۔

سترہواں سبق

قبلہ

نماز میں قبلہ کی طرف کھڑا ہونا چاہئے جو مسلمانوں کا قبلہ ہے اس کے اوپر کی فضا بھی کعبہ کا حکم رکھتی ہے مثلا جو شخص ہوائی جہاز میں بیٹھا ہوا ہے تو اس کو اسے کعبہ کے مقابل میں نماز پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ ۵۰۔ اگر کسی جگہ قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو دو عادل اور آشنا کی گواہی پر اعتماد کر سکتے ہیں اور اس سمت نماز پڑھ سکتے ہیں جس سمت وہاں کے لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور اپنی مسجدوں کے محراب اس طرف بناتے ہیں۔

اذان واقامت

دن رات کی پنجگانہ نمازوں میں مستحب ہے کہ اذان واقامت کہی جائے۔

مسئلہ ۵۱۔ نماز جماعت میں ایک اذان واقامت کا کہنا کافی ہے خواہ اس کو امام

جماعت کہے یا ماموین میں سے کوئی ایک۔

مسئلہ۵۲۔عورت اذان کی فصلوں میں سے ایک تکبیر اور دوشہادتوں (اشھد ان لا الـه الا الله و اشهد ان محمد رسول الله ،)پر اکتفا کرسکتی ہے اور دوشہادتوں پر بھی اکتفا کافی ہے، اسی طرح اقامت کی جگہ ایک تکبیر اور دو بیان شدہ شہادتیں کہہ سکتی ہے اور جب بھی اذان کی آواز سنے، اقامت کی جگہ دوشہادتوں کا کہنا کافی ہے۔

اذان اور اقامت کا طریقہ

اذان کی اٹھارہ فصلیں ہیں:

الله اکبر چارمرتبہ

اشهد ان لااله الا الله ،دومرتبہ

اشهد ان محمد رسول الله،دومرتبہ

حی علی الصلوٰة دومرتبہ

حی علی الفلاح،دومرتبہ

حی علی خیر العمل،دومرتبہ

الله اکبر دومرتبہ

لااله الا الله دومرتبہ

اور اقامت کی سترہ فصلیں ہیں۔

الله اکبر دومرتبہ

اشهد ان لااله الا الله، دومرتبہ

اشهد ان محمد رسول الله، دومرتبہ

حی علی الصلوٰة دومرتبہ

حی علی الفلاح ،دومرتبہ

حی علی خیر العمل، دومرتبہ

قد قامت الصلوة، دومرتبہ

الله اکبر دومرتبہ

لااله الا الله ایک مرتبہ

مسئلہ ۵۳۔ سننے اور کہنے والے دونوں پر رسول اللہ ﷺ کا نام آنے پر صلوات بھیجنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۵۴۔ اذان و اقامت میں امام علیؑ کی شہادت کا جزئیت کے قصد کے بغیر اضافہ کرنا بہتر ہے، جیسا کہ بعض روایات اس پر دلالت کرتی ہیں اور مسلمان رسول خداؐ کے زمانہ میں اس طرح کیا کرتے تھے، جب اسود عنسی نے نبوت کا دعوی کیا تو قتل کر دیا گیا تو مسلمان مؤذن کہتے تھے، اشهد محمد رسول الله (وان عيهله كذاب) اس کو اذان کا جز جانیں بغیر۔

اٹھارہواں سبق

مسئلہ۵۵۔اذان واقامت میں چند چیزیں شرط ہیں

ا۔اذان اقامت سے پہلے کہی جائے۔

۲۔ دونوں صحیح عربی میں ادا ہوں اور ان کا ترجمہ دوسری زبانوں میں یا غلط نادرست صورت میں ہوتو کافی نہیں ہے،احتیاط واجب کی بناپر دونوں کونماز کاوقت داخل ہونے کے بعد کہنا چاہیئے ،حتی ان لوگوں کے لئے بھی جونماز صبح کوتنہا اورفرادیٰ پڑھتے ہیں۔

۴۔اقامہ کہنے والے کے لئے شرط ہے کہ وہ وضو سے اورروبقبلہ کھڑاہو۔

مسئلہ ۵۶۔اذان واقامت کہنے والے کے لئے اس کے درمیان بات کرنامکروہ ہے،خاص کرقد قامت الصلوٰۃ کہنے کے بعد۔

واجبات نماز

۱۔نیت

۲۔تکبیرۃ الاحرام

۳۔قیام

۴۔سکون واطمینان.احتیاط واجب کی بنا پر

۵۔قرأت

۶۔ذکر

۷۔رکوع

۸۔سجود

۹۔تشہد

۱۰۔سلام

۱۱۔موالات اور اعمال کا آپس میں پے در پے ہونا۔

۱۔**نیت**: یعنی انسان نماز کو قصد قربت کے ساتھ انجام دے،اس ترتیب کے ساتھ جیسے ہم نے وضو میں بیان کر دیا۔

مسئلہ ۵۷۔اگر کوئی اس قصد سے نماز پڑھے کہ لوگ اس کی تعریف وتمجید کریں (اور

اس کو اچھا آدمی جانیں) یا اپنے خاندان کے خوف سے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے، جوان لڑکیوں اور لڑکوں کو اس نکتہ کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور جاننا چاہیئے کہ نماز صرف قصد قربت کے ساتھ صحیح ہے۔

مسئلہ ۵۸۔ انسان کے لئے یہ جاننا بھی واجب ہے کہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے، مثلا نماز صبح ہے یا ظہر وعصر یا مغرب وعشا یا ان کے علاوہ۔

ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì Folder\ÕæÑ ÊÚáíã ÇáÕáÇÉ\P6032509.JPG not found.

۲۔ تکبیرۃ الاحرام: نماز تکبیرۃ الاحرام کے ذریعہ شروع ہوتی ہے اور اس کے بغیر خواہ بھول گیا ہو یا جان بوجھ کر نہ کہی ہو، نماز باطل ہے اور جان بوجھ کر زیادہ کرنے کی صورت میں بھی نماز باطل ہے، لہذا اسے ایک بار صحیح طریقہ سے ادا کرلیا ہے تو دوسری بار تکرار نہ کرے، کیونکہ دوسری بار باطل کرنے والی ہے، اور نماز شروع کرنے کے لئے تیسری بار تکبیر کہے۔

مسئلہ ۵۹۔ تکبیرۃ الاحرام عربی زبان میں کہنا واجب ہے اور اس کا ترجمہ دوسری لغت میں کافی نہیں ہے اور اسی طرح اس کو صحیح ادا کرنا چاہیئے، کبھی کبھی بعض لوگ اس کو

(اللّٰہُ وکبر) تلفظ کرتے ہیں جو غلط ہے۔

مسئلہ۶۰۔نماز گذار کو تمام نمازوں میں اختیار ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کو بلند آواز سے کہے یا آہستہ۔

مسئلہ ۶۱۔احتیاط واجب ہے کہ نماز گذار تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے اور اس کے بعد کچھ دیر خاموش رہے اور اس کو پہلے والے اور بعد والے ذکر سے نہ ملائے۔

مسئلہ ۶۲۔نماز گذار کے لئے تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے نزدیک یا دونوں کانوں کے مقابل میں اوپر لے جانا مستحب ہے اور تکبیر کہنے کے بعد نیچے لے آئے۔

انیسواں سبق

ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì Folder\ÕæÑ ÊÚáíã ÇáÕáÇÉ\P6032508.JPG not found.

۳۔ قیام

نماز گذار کے لئے واجب نمازوں میں واجب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام اور قرأت کے وقت رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد اور سجدہ میں جانے سے پہلے کھڑا ہو اور احتیاط واجب ہونے کی بنا پر دونوں پیروں پر کھڑا ہو نہ ایک پر۔

مسئلہ ۶۳۔ بیماری یا کسی دوسرے شرعی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

۴۔ احتیاط واجب کی بنا پر اطمینان وسکون یعنی نماز گذار کا بدن تکبیرۃ الاحرام، قرأت اور ذکر کہتے وقت ساکن اور بے حرکت ہو، اس بنا پر احتیاط واجب یہ ہے کہ حرکت

کے وقت بس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، جس طرح ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا، جب وہ بادلوں یا ہوائی کانلوں سے ٹکرانے کی صورت میں ہلتا ہو اور مسافر بھی اچانک ہلنے لگتے ہوں اور سکون واطمینان ختم ہو جاتا ہو تو جائز نہیں ہے۔

۵۔٦۔**قرأت اور ذکر**؛ نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ حمد اور اس کے بعد دوسرے سوروں میں سے کوئی ایک سورہ پڑھے اور نماز مغرب کی تیسری رکعت اور ظہر و عصر وعشا کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ حمد اور تسبیحات اربعہ کے درمیان جس کو ذکر کہتے ہیں، اختیار ہے، تسبیحات میں ایک بار (**سبحان الله والحمد لله ولااله الا الله والله اکبر**) ایک بار کہنا کافی ہے، لیکن اس کی تین بار تکرار کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ٦٤۔نماز کی قرأت صحیح ہونی چاہئے اور نماز گذار کے لئے قرآن کریم کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے اور اس کو عربی قواعد کے مطابق صحیح طریقہ سے حفظ کرے۔

مسئلہ٦۵۔سورہ فیل اور ایلاف، ایک ہی سورہ کے حکم میں ہیں، لہذا اگر الحمد پڑھنے کے بعد سورہ فیل کو پڑھے تو اس کے بعد سورہ ایلاف کو بھی پڑھنا چاہئے نیز سورہ ضحیٰ اور انشراح بھی یہی حکم رکھتے ہیں۔

مسئلہ٦٦۔وہ کلمہ جن کے آخر میں حرکت (زیر، زبر، پیش) ہے اور ساکن نہیں ہیں جب ان کو بعد والے کلمہ سے ملایا جائے تو ان کے آخری حرف کی حرکت کا تلفظ کرنا بہتر ہے اور اگر وقف کر دیا ہے تو ان کو سکون کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے، جیسے **بسم الله الرحمن الرحیم** کا میم کہ جس کی حرکت کسرہ ہے جب اس کو کلمہ مالک سے ملائیں تو

اس طریقہ سے پڑھیں،''.. **الرحمن الرحیم مالک** ''لیکن اگر کلمہ رحیم کے ساتھ وقف کریں'' ..**الرحمن الرحیم** ''میم کو سکون کے ساتھ پڑھیں اور اس قاعدہ کو تمام کلمات میں جاری کریں۔

مسئلہ ۶۷۔ اگر تمہاری قرأت صحیح نہیں ہے تو قطعی طور پر نماز شروع کرنے سے پہلے اس کو صحیح یاد کرنے کی کوشش کرو۔

مسئلہ ۶۸۔ مردوں کے لئے نماز صبح اور نماز مغرب وعشا کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ حمد کو بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے، لیکن عورتیں بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے میں مخیّر ہیں۔

مسئلہ ۶۹۔ مردوں پر نماز ظہر وعصر اور نماز مغرب کی تیسری رکعت اور نماز عشا کی تیسری اور چوتھی دو رکعتوں میں **بسم اللہ الرحمن الرحیم** کے علاوہ آہستہ پڑھنا واجب ہے لیکن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نماز ظہر وعصر کی دو رکعتوں میں بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔

سوال: بلند یا آہستہ پڑھنے کا معیار کیا ہے؟

جواب؛ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ تم نے اپنے دوست کے کان میں آہستہ بات کی ہو کہ دوسرا نہ سنے، اتنی ہی مقدار میں آہستہ پڑھنا کافی ہے اور آہستہ پڑھنا صرف ہونٹوں کا ہلانا نہیں ہے، بلند پڑھنے کے لئے کافی ہے کہ اس طرح ہو جس طرح انسان محافل اور مجالس میں اپنے دوستوں سے فریاد اور چلائے بغیر بات کرتا ہے۔

مسئلہ ۷۰۔ نماز گذار قرآن کھول کر سورہ کو قرآن سے دیکھ کر پڑھ سکتا ہے تا کہ خطا نہ کریں۔

بیسواں سبق

ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì
Folder\ÕæÑ ÊÚáíã
ÇáÕáÇÉ\P6032512.JPG not found.

۷۔رکوع: نماز میں ساتواں واجب رکوع ہےاوراس میں (سبحان ربی ا لعظیم و بحمده) کہناواجب ہے یا تین مرتبہ(سبحان الله) کہےاور ذکر کہتے وقت احتیاط واجب یہ ہے کہ بدن آرام سے ہواور حرکت نہ کرے جس طرح ہم نے تکبیر اورقرأت میں بیان کیاہے۔

ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì Folder\ÕæÑ ÊÚáíã ÇáÕáÇÉ\P6032513.JPG not found.

۸۔ سجدہ: نماز کے واجبات میں آٹھواں واجب سجدہ ہےاور وہ اس طرح ہے کہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلی دونوں گھٹنے، پیر کے انگوٹھےاور پیشانی کو زمین پر یا ایسی گھاس پر جس کو کھایا یا پہنا نہ جاتا ہو، رکھنا کافی ہے، سجدہ میں **(سبحان ربی الاعلی وبحمده)** کہے یا اس کے بدلے تین مرتبہ (سبحان اللہ) کہے، ذکر سجدہ کہتے وقت احتیاط واجب یہ ہے کہ بدن سکون کی حالت میں ہو اور حرکت نہ کرے۔

مسئلہ ۷۱۔ نماز کی ہر رکعت میں دو سجدہ ہیں، رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سجدہ میں جائے اس کے بعد بیٹھے اور پھر دوسرا سجدہ بجالائے۔

مسئلہ۷۲۔ زمین اتنی نیچی اور نہ اتنی اونچی ہو کہ پیشانی رکھنے کی سطح پیر کی انگلیاں رکھنے کی سطح سے چار انگشت سے اوپر یا نیچے ہو۔

مسئلہ۷۳۔ سجدہ میں پیشانی کو ریت، خاک، اینٹ، سیمنٹ، اور گھاس پر رکھ سکتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ وہ گھاس کھانے والے سیب یا پہننے والی روئی کی طرح نہ ہو، نیز سجدہ گاہ کی جگہ کا پاک ہونا واجب ہے لہذا پیشانی کو نجس زمین یا چیز پر نہیں رکھ سکتے، خاک

پر سجدہ کرنے کی فضیلت میں خاص کر تربت اباعبداللہ الحسین اور کربلا میں حرم حسینی کی خاک پر سجدہ کرنے کے سلسلہ میں بہت زیادہ احادیث وارد ہوئی ہیں۔

ÂãæÒÔí ÏÑ ÇÍßÇã ÝÞåì
Folder\ÕæÑ ÊÚáíã
ÇáÕáÇÉ\P6032510.JPG not found.

۹۔ تشہد: چوتھی اور دوسری رکعتوں اور نماز مغرب کی تیسری رکعت میں پڑھے اور اس کا مقام دوسجدوں کے بعد ہے اس میں (**اشهد ان لا الـــه الا الـلـــه وحـده لاشريک لـه واشهـد محمدا عبده رسوله ، اللهم صل على محمد وآل محمد**) کہنا کافی ہے۔

۱۰۔ سلام: واجب نماز کا آخری جز ہے اور اس میں (**السـلام عـلـينـا وعلى عبـاد الله الصالحين**) کہنا کافی ہے یا یہ کہے (**السلا م عليكم**) اور اس میں ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا اضافہ کرنا بہتر ہے اور دونوں سلام کا پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ان سے پہلے (**السلام عليک ايها النبى ورحمة الله و بركاته**) کہنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۴۷۔ مرد اور عورت دونوں تمام نمازوں میں رکوع، سجود اور تشہد اور سلام کے ذکر کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھ سکتے ہیں۔

۱۱۔ ترتیب؛ یعنی نماز کو تکبیر سے شروع کرے پھر قرأت اس کے بعد رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سجدہ اور اسی طرح آخری نماز تک اس ترتیب کو ختم کرنا اور اجزاء کا قبل و بعد پڑھنا جائز نہیں ہے۔

۱۲۔ موالات: نماز کے اجزا آپس میں ملے ہوں اور ان کو یکے بعد دیگرے انجام دینا چاہئے اور اجزا کے درمیان عمداً فاصلہ نہ ہو اس طرح سے کہ نماز کی صورت بدل جائے لہذا اگر نماز گذار نماز کے درمیان کوئی چیز کھائے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے، البتہ کھانے کے چھوٹے اجزا کا نگلنا جو دانتوں کے بیچ رہ گئے ہوں اور عرف میں اس کو کھانا نہیں کہا جاتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

یاد آوری: ہر نماز میں دوسری رکعت میں حمد اور سورہ پڑھنے کے بعد قنوت مستحب ہے اس طرح سے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے مقابل بلند کرے، اپنے اور اپنے اہل و عیال اور مسلمانوں کے لئے دعا کرے۔

مسئلہ ۵۷۔ نماز تمام ہونے کے بعد سجدہ میں جا کر کم سے کم تین مرتبہ شکر للہ کہنا نیز حضرت زہراؑ کی تسبیح پڑھنا اور وہ ۳۴ مرتبہ (الله اکبر) ۳۳ مرتبہ (الحمد لله) اور ۳۳ مرتبہ (سبحان الله) مستحب ہے۔

اکیسواں سبق

نماز کو باطل کرنے والی چیزیں

وہ اہم چیزیں کہ جو نماز میں پیش آجائیں تو نماز کو باطل کر دیتی ہیں آٹھ ہیں۔

۱۔ پیشاب، ریح، پاخانہ کا نکلنا یا نماز میں سو جانا۔

۲۔ قبلہ سے جان بوجھ کر مڑ جانا: اگر کسی نے غلطی سے یہ گمان کرتے ہوئے نماز پڑھ لی کہ قبلہ اس طرف ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ قبلہ اس طرف نہیں تھا اگر صحیح قبلہ سے دائیں یا بائیں طرف مڑنا ۹۰ درجہ کے برابر ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو نماز باطل ہے۔

۳۔ جان بوجھ کر بات چیت کرنا: نماز گذار کو نماز کے کلمات کے علاوہ دوسرے کلمات زبان پر نہیں لانا چاہئے، لیکن قرآن کی آیتوں کا پڑھنا خدائے متعال کا ذکر اور رسول خداؐ کی ثنا کرنا نماز کے صحیح ہونے میں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔

۴۔ ہنسنا: بلند آواز سے ہنسنا (قہقہہ) نماز کو باطل کر دیتا ہے لیکن تبسم اور مسکرانے میں کوئی نقصان نہیں ہے اسی طرح بھولے سے یا حکم نہ جاننے کی وجہ سے نماز کے صحیح

ہونے میں کوئی نقصان نہیں پہونچا تا۔

۵۔احتیاط واجب کی بنا پر نماز میں دنیوی امور کے لئے نہیں رونا چاہئے لیکن اگر گریہ معنوی امور کے لئے خوف خدا، یا بندگی کا اظہار کرنے کے لئے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، نیز اس شخص کا رونا جو حکم کو بھول گیا ہو، کوئی معنیٰ نہیں ہے۔

٦۔احتیاط وجوبی کی بنا پر جو چیز عرف میں کھانا حساب ہوتی ہے وہ نماز کو باطل کر دیتی ہے، لیکن کھانے کے چھوٹے ذرے جو دانتوں کے مسوڑوں میں پھنس جاتے ہیں ان کو نگلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۔ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا یعنی (تکتّف) حتی خداوند متعال کے مقابلہ میں خضوع وخشوع کے قصد سے ہو تب بھی جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ایک بدعت ہے جو رسول خداؐ کے بعد وجود میں آئی ہے، لہٰذا اگر اسے کوئی عمداً اور شریعت کے قصد سے یا باطل کی ترویج کے لئے انجام دے تو اس کی نماز باطل ہے لیکن غفلت، بے توجہی یا تقیہ کی وجہ سے ہو تو نماز باطل نہیں ہوتی، سورہ حمد پڑھنے کے بعد جان بوجھ کر آمین کہنا حرام ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

مسئلہ ٧٦۔احتیاط واجب کی بنا پر بغیر کسی سبب کے اور جان بوجھ کر نماز توڑنا حرام ہے، لیکن اگر نماز گذار توڑنے پر مجبور ہو جائے یا نماز کے صحیح ہونے میں شک وتردید رکھتا ہو اور اسے توڑ کر دوبارہ نماز پڑھنا چاہے تو جائز ہے۔

مسئلہ ٧٧۔اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے اور وقت گذر جانے کے بعد یاد

آئے تو اس نماز کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ۷۸۔ اگر نماز کے درمیان شک کرے کہ آیا پہلے فلاں جز کو بجالایا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے مثلا رکوع کی حالت میں شک کرے کہ حمد پڑھنے کے بعد سورہ پڑھا ہے یا نہیں تو گذر جائے اور اس کی پرواہ نہ کرے، اسی طرح تشہد کے درمیان شک کرے کہ آیا ایک سجدہ بجالیا ہے یا دو سجدہ تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور تشہد کو جاری رکھے۔

مسئلہ۷۹۔ اگر انسان کو معلوم نہ ہو کہ اس نے نماز پڑھی ہے یا نہیں تو اگر ابھی وقت باقی ہو تو اس پر نماز کا بجالانا واجب ہے، لیکن اگر وقت گذر گیا ہو تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، مثلا اگر سورج غروب ہونے سے پہلے شک کرے کہ نماز ظہر یا عصر پڑھی ہے یا نہیں تو اس پڑھنا واجب ہے، لیکن اگر سورج غروب ہونے کے بعد شک کرے تو اسے پڑھنا ضروری نہیں ہے کیونکہ وقت گذر گیا ہے۔

بائیسواں سبق

وہ شکوک جو نماز کو باطل نہیں کرتے

اگر نماز گذار چار رکعتی نمازوں کی تعداد میں شک کرے تو ممکن ہے کہ یہاں پر چند حالتیں پیش آئیں:

شک کی قسم	حکم اور اس کا راہ حل
دوسرے سجدہ کے بعد دو اور تین کے درمیان شک کرے اور اسے معلوم نہ ہو کہ دو رکعت پڑھی ہے یا تین رکعت	تین رکعت پڑھنے پر بنا رکھے اور چوتھی رکعت بجالائے اور سلام کہنے کے بعد نماز احتیاط کو بجالائے (۱)
تیسری اور چوتھی رکعت کے درمیان جہاں پر بھی شک ہو	چار پر بنا رکھے اور سلام کہنے کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط پڑھے

---

(۱) نماز احتیاط ایسی ایک رکعتی نماز ہے کہ جس میں صرف سورہ حمد پڑھی جاتی ہے، اس کے بعد رکوع ،سجود، تشہد اور سلام بجالایا جاتا ہے اس نماز میں قرأت آہستہ ہونا چاہیئے ۔

آخری سجدہ کا واجب ذکر کہنے کے بعد چار اور دو کے درمیان شک ہو	چار پر بنا رکھے اور سلام کہنے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط پڑھے
آخری سجدہ کا واجب ذکر کامل کرنے کے بعد دو ، تین اور چار کے درمیان شک ہو جائے	چار پر بنا رکھے اور سلام کہنے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر اور اسی ترتیب سے دو رکعت بیٹھ کر پڑھے
آخری سجدہ کا ذکر کہنے کے بعد چار اور پانچ میں شک ہو	چار پر بنا رکھے اور سلام کہنے کے بعد دو سجدہ سہو بجالائے

یاد دہانی : شک کی باقی صورتیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں۔
صحیح شکوک میں ذکر شدہ راہ حل پر عمل کرنا واجب نہیں ہے بلکہ نماز توڑ کر نئے سرے سے پڑھ سکتا ہے۔

بعض وہ شکوک جن کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔

۱۔اس واجب کے بجالانے میں شک کرنا جس کے تلافی اور ادا کرنے کا وقت گذر گیا ہے مثلا رکوع سے فارغ ہوکر سجدہ میں چلا جائے۔

۲۔نماز تمام ہونے کے بعد اس کے صحیح ہونے کے بارے میں شک کرے۔

۳۔وقت تمام ہونے کے بعد نماز کے اجزا اور افعال کے صحیح ہونے میں شک کرے۔

تیئیسواں سبق

مسئلہ ۸۰۔ جب بھی نماز گذار نماز کے بعض افعال اوراجزا کے انجام دینے میں شک کرے لیکن اس کا محل نہ گذرا ہواور بعد والے جز میں داخل نہ ہوا ہوتو اس مشکوک جز کو بجالائے مثلا اگر کھڑا ہواور شک کرے کہ سورہ حمد پڑھی ہے یا نہیں تو سورہ حمد پڑھنا واجب ہے یا اگر دوسری رکعت میں بیٹھا ہے اورتشہد پڑھنے سے پہلے شک کرے کہ آیا ایک سجدہ بجالایا ہے یا دوسجدے تو تشہد شروع کرنے سے پہلے دوسرا سجدہ بجالانا واجب ہے۔

عزیزو! یہ بھی یاد رہے کہ اس مسئلہ کے درمیان جس کا وقت گذر جانے کے بعد اس کے بعض اجزا کے انجام دینے میں شک میں فرق پہچانو کیونکہ اس مسئلہ میں اس مشکوک جز کو بجالاؤ کیونکہ اس کے تدارک کا بھی وقت ہے۔

نماز جماعت

نماز جماعت کا بہت زیادہ اجروثواب ہے اور گھر میں بھی جماعت کے ساتھ نماز

پڑھنا مستحب ہے ، البتہ ہر کس و ناکس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جا سکتی، امام جماعت کی چند شرطیں ہیں جن میں سے دو شرطیں اہم ہیں، پیشنماز کو عادل ہونا چاہئے، اس معنی میں کہ وہ دیندار ہو اور گناہ کبیرہ کرنے سے پرہیز کرے اور اگر کبھی شہوت اور غیض و غضب کے غلبہ کی بنا پر کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے تو فوراً توبہ کرے لیکن اگر اس کے گناہ زیادہ ہوں اور عادل نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔

۲۔ پیشنماز کی قرأت صحیح ہونی چاہئے اور یہ شرط احتیاط واجب کی بنا پر ان نمازوں کے ساتھ مخصوص ہے جو بلند آواز سے پڑھنی چاہئے یعنی نماز صبح، نماز مغرب عشا جو نمازیں آہستہ پڑھی جاتی ہیں ان میں جائز ہے کہ پیشنماز کے پیچھے جس کی قرأت صحیح نہیں ہے نماز پڑھے، کیونکہ ماموم صحیح قرأت کو اپنے لئے آہستہ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۸۱۔ مرد کا عورت کے پیچھے نماز جماعت پڑھنا جائز نہیں ہے بلکہ صرف مرد کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے لیکن عورت اس مرد کے پیچھے جو امام جماعت ہے اور اس عورت کے پیچھے بھی جو امام جماعت ہے، نماز پڑھ سکتی ہے۔

نماز جماعت کے شرائط

ایسے امور محقق ہونے چاہئیں جن سے نماز جماعت صحیح ہو کہ ان میں ہم چار ہیں:

۱۔ نماز پڑھنے والے اور امام جماعت کے درمیان یا اس کے اور باقی نمازیوں کے

درمیان دیوار وغیرہ کے مانند، کوئی چیز حائل اور مانع نہ ہو۔

۲۔ جہاں پیشنماز کھڑا ہے اس کی جگہ ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ سے زیادہ بلند نہیں ہونی چاہئے، لیکن اگر اس کی اونچائی تین انگلیوں سے بھی کم ہو یا قابل دید نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

چوبیسواں سبق

(نماز جماعت کے شرائط کا تسلسل)

۳۔ ماموم کا پیشنماز سے یا دوسرے نماز گذاروں سے جن کا واسطہ پیشنماز سے متصل ہوتا ہے ایک میٹر وایک چوتھائی سے زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہئے۔

۴۔ ماموم کو پیشنماز سے آگے نہیں کھڑا ہونا چاہئے اور احتیاط واجب کی بنا پر اس سے تھوڑا پیچھے کھڑا ہونا چاہئے حتی چار انگلیوں کے برابر البتہ اگر پیشنماز عورت ہے تو ماموین ایک صف میں شانہ بہ شانہ ہو کر کھڑے ہو سکتے ہیں۔

نماز جماعت کے احکام

نماز کی پہلی دو رکعتوں میں ماموم سے سورہ حمد کا پڑھنا ساقط ہے لہذا حمد یا کوئی دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا، لیکن تیسری اور چوتھی رکعتوں میں قرأت پڑھنا ساقط نہیں ہے اور ماموم تسبیحات و حمد کو آہستہ پڑھے۔

مسئلہ۸۳۔ ماموم کے لئے نماز کے افعال پیشنماز سے پہلے جان بوجھ کر بجالانا جائز نہیں ہے لہذا پیشنماز سے پہلے رکوع یا سجدہ میں نہ جائے اور نہ ہی سجدے سے سر اٹھائے، لیکن پیشنماز سے پہلے ذکر، تشہد یا تسبیح پڑھ سکتا ہے۔ مثلاً پیشنماز کے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے وہ اپنا سر سجدہ سے نہ اٹھائے، لیکن پیشنماز سے پہلے تشہد پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ۸۴۔ عزیز نوجوانوں! نماز جماعت کا بہت زیادہ ثواب ہے اور اپنے آپ کو اس کے فیض سے محروم نہ کرو اور جہاں تک ہو سکے اس کو قائم کرو اور بعض خاندان کے لوگوں کے پیچھے جو دیندار ہیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھو، مثلاً بیٹا، باپ اور بھائی کے ساتھ یا بیٹی باپ اور ماں کے ساتھ، نماز جماعت قائم کریں اور عورتیں تھوڑا پیچھے کھڑی ہوں، انسان، عالم، عادل کے پیچھے نماز پڑھنے میں زیادہ فضیلت ہے، امام صادقؑ نے فرمایا ہے: **الصلوۃ خلف العالم بالف رکعت**؛ ایک عالم کے پیچھے نماز پڑھنا ہزار رکعت نماز پڑھنے کے برابر ہے۔

نماز جمعہ

معصوم امام کی موجودگی میں نماز جمعہ واجب عینی ہے، لیکن عصر غیبت میں (وہ زمانہ جس میں ہم زندگی گذار رہے ہیں) نمازی کو جمعہ اور ظہر کے درمیان اختیار ہے اور نماز جمعہ کی نماز جماعت کے علاوہ صحیح نہیں ہے، اس کے پڑھنے کے طریقہ کو پیشنماز کے لئے فقہ کی کتابوں کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور ان بعض احکام کے

بیان کرنے پر جو ماموین سے مربوط ہیں اکتفا کرتے ہیں۔

۱۔ پیشنماز کے تمام شرائط امام جمعہ میں بھی موجود ہونے چاہئیں لہذا فاسق و فاجر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

۲۔ جو شخص نماز جمعہ میں موجود ہے اس کا امام کے خطبہ دیتے وقت بات کرنا حرام ہے اور خطبوں کو سننا بہتر ہے۔

۳۔ جس شخص نے خطبوں کو درک نہیں کیا ہے اور صرف نماز کو درک کیا ہے یہاں تک کہ اگر نماز کے ایک حصہ کو درک کرلیا تو گویا اس نے نماز جمعہ کو درک کرلیا ہے اس وضاحت کی بناپر جو فقہی کتابوں میں بیان ہوئی ہے۔

۴۔ دو نماز جمعہ کی مسافت تقریباً چھ کیلومیٹر سے کم نہ ہو اور وہ نماز جو پہلے شروع ہوگئی ہو اگر، اس میں شرائط پائے جاتے ہوں تو وہ صحیح اور دوسری باطل ہے اس نکتہ کی طرف مومنین کی توجہ دلانا ضروری ہے کہ نماز جمعہ مومنین کی ہوشیاری اور ان کی ہدایت کا سبب ہو دینی اور تربیتی معیار تہذیب کو بلند کرے اور مسلمانوں کو اپنے اور اسلامی ممالک کے مصالح کی طرف متوجہ کرے، نہ یہ کہ افتراق اور ان کے مختلف گروہ میں تقسیم ہونے کا سبب بن جائے اور ان کے مقدسات طعن وتشنع اور تعرض کا نشانہ بن جائیں۔

پچیسواں سبق

نماز مسافر

اگر مسلمان کا آنا اور جانا ملا کر تقریبا ۴۶ کیلومیٹر ہوجائے تو اس کی چار رکعت نماز (ظہر وعصر وعشا) دو رکعت ہوجاتی ہے اور اس نماز کو قصر کہتے ہیں مثلاً ایک شخص کسی ایسے شہر جاتا ہے کہ اس شہر کا اس کے وطن سے ۲۵ کیلومیٹر فاصلہ ہو تو اس کی چار رکعت نماز قصر ہوجاتی ہے کیونکہ آنا جانا ملا کر اس کا سفر ۵۰ کیلومیٹر کے برابر ہے۔

ا۔ قصر نماز پڑھنے کے کچھ شرائط ہیں، جن میں سے بعض ہم کی طرف اشارہ کررہے ہیں۔

ا۔ جس شہر میں جارہا ہو اس میں دس دن رہنے کا قصد نہ رکھتا ہو۔

۲۔ سفر گناہ کے لئے نہ ہو جیسے ظالم کی مدد کرنا یا شراب کے بیچنے اور خریدنے کے لئے کہ ان میں اور اس طرح کے کاموں کے لئے ذکر کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

نماز قضا

جن نمازوں کوان کے وقت میں نہ پڑھا ہوان کو قضا نماز کہتے ہیں، مثلا جو شخص نماز صبح کے لئے بیدار نہ ہوا ہواس کی بعد میں قضا کرنا واجب ہے، اسی طرح اگر کوئی بھول گیا ہواور نماز نہ پڑھی ہوتو اس کی قضا بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۸۵۔ جس شخص نے ایک مدت سے نماز نہ پڑھی ہواور بعد میں توبہ کرے اور خدا سے طلب مغفرت کرے اور وہ نمازیں جو توبہ کرنے سے پہلے نہیں پڑھی تھیں ان کو بجالائے تو اگر ان کی تعداد معلوم نہ ہو تو جتنی کم مقدار میں ممکن ہو پڑھنا کافی ہے مثلاً اگر نہیں جانتا کہ ایک مہینہ یا دو ماہ نماز نہیں پڑھی تو ایک مہینہ نماز قضا کی پڑھنا کافی ہے۔

نماز آیات

نماز آیات وہ نماز ہے جو سورج اور چاند گہن کے وقت واجب ہوتی ہے اور اسی طرح جب طوفانی سیاہ، کالی آندھیاں اس طرح سے چلیں کہ جو لوگوں کے ڈرنے کا سبب ہوں اور احتیاط وجوبی کی بنا پر زلزلہ کے وقت بھی واجب ہے۔

اور یہ پانچ رکوع درج ذیل کے ساتھ دو رکعت ہے اور اگر بیان شدہ ترتیب سے پڑھی جائے تو صحیح اور کافی ہے۔

تکبیر (اللہ اکبر) کہیں اور نماز شروع کردیں اس کے بعد الحمد پڑھیں اور الحمد کے بعد قرآن کے کسی ایک سورہ کو مثلاً سورہ قدر کو انتخاب کرلیں پھر الحمد کے بعد: ’’بسم الله

الرحمان الرحیم ، انا انزلناه فی لیلة القدر" پڑھیں اور رکوع میں چلے جائیں۔
۱۔اور رکوع میں کہیں: "**سبحان ربی العظیم و بحمده**"اس کے بعد رکوع سے سر اٹھائیں اور بغیر حمد پڑھے اسی سورہ قدر کی دوسری آیت کو پڑھیں ﴿**وما ادریک ما لیلة القدر** ﴾اس کے بعد رکوع میں جائیں ۔۲۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر اسی سورہ کی تیسری آیت پڑھیں ﴿ **لیلة القدر خیر من الف شهر**﴾ اس کے بعد رکوع میں جائیں ۔۳۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور اسی سورہ کی چوتھی آیت پڑھیں، ﴿**تنزل الملائکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر**﴾اس کے بعد رکوع میں جائیں۔
۴۔رکوع سے سر اٹھانے کے بعد باقی سورہ قدر کو پڑھیں ﴿**سلام هی حتی مطلع الفجر**﴾ اور رکوع میں جائیں ۔۵۔اس کے بعد دوسری نمازوں کی طرح سجدہ کو بجا لائیں اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوجائیں، پھر سورہ حمد کو پڑھیں اس کے بعد اسی سورہ یا کسی دوسرے کا انتخاب کریں اور اس کو پہلی رکعت کی طرح پانچ رکوع میں تقسیم کرلیں اور آخر میں سجدے اور تشہد اور سلام پڑھیں اور اس ترتیب کے ساتھ نماز آیات پوری ہوجائے گی۔

اس نماز میں دوسرے چوتھے، چھٹے، آٹھویں، دسویں، رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور صرف بعض میں قنوت پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۸۶۔ نماز آیات، سورج اور چاند گہن کے وقت پڑھنی چاہئے اور اس کے پڑھنے میں اتنی تاخیر نہیں کرنی چاہے کہ گہن ختم ہوجائے۔

یاد آوری: جب سورج اور چاند کو پورا گہن لگ گیا ہولیکن انسان متوجہ نہ ہوتو اس صورت میں نماز آیات کی قضا واجب ہو جاتی ہے اسی طرح اگر کسی نے اپنی پوری زندگی میں بالکل نماز آیات نہ پڑھے ہو اور توبہ کرلے تو جو نماز آیات اس سے فوت ہوگئی ہیں ان کی قضا بجالانا واجب ہے اس کے بارے میں اور بہت سے مسائل ہیں، جنھیں آپ فقہ کی تفصیلی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔

چھبیسواں سبق

نافلہ

مستحبی نمازوں کو نافلہ کہتے ہیں اور جو لوگ انھیں پڑھتے ہیں، خداوند متعال ان کو بہت زیادہ ثواب عطا کرتا ہے، نافلہ نمازیں بہت زیادہ ہیں جن میں سے پانچ وقت کی نافلہ مندرجہ ذیل ہیں:

نماز صبح سے پہلے دو رکعت ہے جسے نافلہ صبح کہتے ہیں، دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعت ظہر کی نافلہ نماز ظہر سے پہلے، آٹھ رکعت نماز عصر کی نافلہ نماز عصر سے پہلے، چار رکعت نافلہ مغرب نماز مغرب کے بعد، دو رکعت بیٹھ کر نماز عشا کے بعد نماز عشا کی نافلہ ہے، یہ نافلہ یومیہ ہیں کہ جنھیں پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے اور مومن کو جہاں تک ممکن ہو ان کا پابند ہونا چاہئے۔

سوالات

۱۔نماز گذار کے لباس میں کون سی چیزیں شرط ہیں؟

۲۔اگر انسان کو معلوم نہ ہو کہ گھڑی کا فیتا طبعی چمڑے کا ہے یا مصنوعی تو کیا اس میں نماز پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

۳۔کس حالت میں نجس چیز ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے؟

۴۔واجبات نماز بیان کیجئے؟

۵۔نماز کو باطل کرنے والی چیزیں بیان کیجئے؟

۶۔اگر سجدہ کے درمیان شک ہو جائے کہ رکوع بجالایا ہے یانہیں تو کیا اس شک کی پرواہ کرو گے؟

۷۔دوسری رکعت میں کھڑا ہوا اور شک کرے کہ سورہ حمد پڑھی ہے یانہیں تو کیا کرو گے؟

۸۔وہ لڑکی جو اپنی ماں کے ساتھ نماز جماعت پڑھ رہی ہے، ماں کے کس طرف کھڑی ہوگی؟

۹۔نماز جماعت کے شرائط بیان کیجئے؟

۱۰۔شرعی مسافت جس میں چار رکعت نماز قصر (دو رکعت) ہو جاتی ہے کتنی ہے؟

۱۱۔ کیا ماموم پیشنماز سے پہلے سجدہ سے سر اٹھا سکتا ہے؟

۱۲۔ کیا نافلہ پڑھتے ہیں اور وہ کون کون سی ہیں اور اگر نہیں پڑھتے ہو تو کیوں، اس کی کیا وجہ ہے؟ کوشش کریں اور اس وجہ کو دریافت کریں تا کہ تمہیں نافلہ کا ثواب حاصل ہو جائے۔

روزہ

انسان پر اہم واجبات میں سے ایک واجب روزہ ہے اور اس کا وقت طلوع فجر سے آفتاب کے غروب ہونے تک ہے لیکن مشرق کی سرخی زائل ہونے تک صبر کرنا بہتر ہے اور اس وقت تک جو چیزیں بھی روزے کو باطل کرتی ہیں ان سے پرہیز کرے۔

مسئلہ ۸۷۔ ماہ شعبان کے آخری دن جب بھی انسان چاند دیکھے اس پر روزہ واجب ہوجاتا ہے اور اسی طرح اگر دو عادل نے دیکھا ہو تب بھی چاند ثابت ہوجاتا ہے اور روزہ رکھنا چاہئے، لیکن اگر خود انسان نے چاند نہیں دیکھا ہو اور دو دوسرے آدمیوں نے چاند دیکھنے کی شہادت بھی نہیں دی ہو اور کسی صورت سے چاند کا نکلنا معلوم نہ ہو تو اس دن کا روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور اسے ''یوم شک'' کہتے ہیں اور اگر تم اس دن روزہ رکھنا چاہتے ہو تو ماہ رمضان کے روزے کی نیت سے نہیں رکھنا چاہئے۔

مسئلہ ۸۸۔ انسان ماہ رمضان کا روزہ اس وقت تک افطار نہیں کرسکتا جب تک اسے سورج غروب ہونے کا اطمینان نہ ہوجائے یا معتبر شخص سے یا جو وقت شناس ہیں ان سے اذان نہ سنے یا دو عادل لوگوں کی گواہی اور شہادت پر اعتماد کرے اور صرف غروب ہونے کا گمان اور احتمال کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۹۔ روزہ خدا سے تقرب کی نیت سے ہونا چاہئے لہذا اہل خانہ کے ڈر سے یا

لوگوں کی تعریف وتمجید کرنے اور فخر کرنے کے لئے روزہ رکھنا صحیح نہیں ہے اور اس طرح کا روزہ باطل ہے، رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اپنے پروردگار کو سچی نیت اور پاک دلوں سے پکارو کہ اس مہینہ میں تمہیں خداوند عالم روزہ رکھنے اور تلاوت قرآن پاک کرنے کے لئے کامیاب کرے کیونکہ سب سے زیادہ بدبخت وہ انسان ہے جو اس باعظمت مہینہ میں خدا کی رحمت سے محروم رہے اس مہینہ میں اپنی بھوک اور پیاس سے قیامت کے دن اور اس میں ہونے والی پیاس کو یاد کرو، غریبوں اور مسکینوں کو صدقہ دو اور انفاق اور خرچ کرو۔

مفطرات

دس چیزیں روزے کو باطل کردیتی ہیں

۱۔۲۔ کھانا پینا، اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ خدا اور پیغمبروں یا اماموں میں سے کسی ایک کی طرف جھوٹی نسبت دینا، لہذا جو بھی جان بوجھ کر جھوٹ بولے اور رسول خداؐ سے کوئی چیز نقل کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس جھوٹ بولنے کی وجہ سے گنہگار ہے، احتیاط واجب کی بنا پر اگر حدیث کے صحیح اور درست ہونے کا اطمینان کئے بغیر اس کو نقل کرے تو (بھی) روزہ باطل ہے۔

۴۔ احتیاط وجوبی کی بنا پر دخانیات (دھوئیں دار چیزوں) کا استعمال کرنا۔

ستائیسواں سبق

۵۔عمداً قے کرنا۔انسان اگر ماہ رمضان کے دن جان بوجھ کر قے کرے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے لیکن اگر مجبوری حالت میں قے ہو تو جائز ہے لیکن اس دن کے روزے کی قضا بجالائے ،مگر یہ کہ اچانک اور بغیر اختیار کے قے آجائے تو اس صورت میں روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ۹۰۔اگر کوئی چیز یا بچا ہوا کھانا انسان کے معدے سے اوپر آجائے اور منھ کے اندر چلا جائے تو اس کو اندر لے جاسکتا ہے اور اس کا روزہ باطل نہیں ہے۔

٦۔اگر پانی یا کسی بھی بہنے والی چیز سے حقنہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے لیکن جامد (جمی ہوئی) چیز سے حقنہ کرنے میں جو بدن میں جذب نہیں ہوتی کوئی حرج نہیں ہے،لیکن وہ چیز جو پانی میں داخل ہوتی ہے جیسے روغنی ٹیوب تو احتیاط واجب کی بنا پر اس سے پرہیز کرنا چاہے اور اگر بیماری کے علاج کے لئے ضروری تھا تو اس دن امساک کرے اور اس کے بعد والے دن قضا بجالائے۔

۷۔استمنا۔

۸۔ جماع۔

۹۔ جان بوجھ کر صبح کی اذان تک حیض یا جنابت کی حالت پر باقی رہنا اور اگر طلوع فجر تک ماہ رمضان کے دنوں میں جان بوجھ کر حیض اور جنابت پر باقی ہے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۹۱۔ آنکھ اور کان میں قطرہ ڈالنا جائز ہے لیکن ناک میں قطرہ ڈالنا اگر حلق میں نہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اس کے علاوہ باطل ہے۔

مسئلہ۹۲۔ لعاب دہن کو جتنا بھی زیادہ ہو اسے اندر لے جا سکتے ہیں اور اسی طرح بلغم کو بھی نگل سکتے ہیں اگر چہ اس کا تھوکنا بہتر ہے۔

مسئلہ۹۳۔ بدن اور رگ میں انجکشن لگوانا روزے کو باطل نہیں کرتا حتی پانی کی بوتل چڑھوانا بھی جائز ہے اور وہ بھی روزے کو باطل نہیں کرتی۔

مسئلہ۹۴۔ اسپرے کی مختلف قسموں کا استعمال کرنا خواہ ناک کے ذریعہ ہو یا منھ کے ذریعہ جائز ہے اور روزے کو باطل نہیں کرتا حتی اگر اندر پہنچ جائے مگر یہ کہ معدہ میں پہنچ جائے۔

مسئلہ۹۵۔ مصنوعی چلغم کا چبانا کہ جو بازار میں فراوانی کے ساتھ پائی جاتی ہے جائز نہیں کیونکہ اس میں شکر کی آمیزش ہوتی ہے اور وہ چبانے سے معدہ تک پہونچتی ہے۔

اٹھائیسواں سبق

مسئلہ ۹۶۔ اگر انسان بھول جائے کہ وہ روزے سے ہے بعض روزہ کوتوڑنے والی بعض چیزوں کو انجام دیدے مثال کے طور پانی پی لے اوراس کے بعد متوجہ ہو کہ وہ روزے سے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۹۷۔ انسان ماہ رمضان کے دن افطار کا قصد نہیں کرسکتا (مثلاً کھانے کا ارادہ کرے) حتی اگر کوئی چیز نہ بھی کھائے اور عملی طور سے افطار نہ کرے۔

مسئلہ ۹۸۔ روزے دار اپنے بدن اور لباس پر عطر لگا سکتا ہے اوراس کو سونگھ سکتا ہے او رایسا کرنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

جن حالات میں افطار کرنا چاہئے

اہم ترین حالات جن میں افطار یا روزہ کوتوڑنا جائزیا واجب ہے وہ پانچ ہیں:

ا۔ ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنا ضرر کا باعث ہے، خدانے ایسے شخص پر روزہ رکھنے کی تکلیف نہیں دی ہے، خداوندمتعال قرآن میں فرماتا ہے: ﴿یرید اللہ بکم

الیسر و لایرید بکم العسر ﴾ بقرہ/۸۵؛"خدا تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے نہ سختی"

لیکن اگر روزہ بیمار کو ضرر نہیں پہنچا تا ہے تو اس کے لئے افطار کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۔حائضہ عورت

۳۔مسافر چار شرطوں کے کے ساتھ: ا۔اس کا سفر ۴۶ کیلو میٹر سے کم نہ ہو۔۲۔ طلوع فجر سے پہلے سفر کا قصد کرے۔۳۔ظہر سے پہلے سفر کرے۔۴۔اس کا سفر معصیت اور گناہ کے لئے نہ ہو۔

اس باب میں اور بھی مسائل ہیں جن کو فقہ کی مفصل کتابوں میں ملاحظہ کیجئے۔

مسئلہ ۹۹۔اگر روزہ دار ظہر کے بعد سفر کرے تو اس کے لئے روزہ توڑنا جائز نہیں ہے اور اسی کا اس دن کا روزہ صحیح ہے۔

۴۔سن رسیدہ و بوڑھے اور وہ لوگ جو کمزور و ناتواں ہیں اور ان کے لئے روزہ رکھنا بہت زیادہ زحمت کا باعث ہے تو وہ روزہ نہ رکھیں

۵۔حاملہ عورتیں جو روزہ رکھنے کی وجہ سے اذیت میں مبتلا ہوتی ہے یا ان کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کو ضرر پہنچتا ہے اور اسی طرح دودھ پلانے والی عورتیں کہ جن کا دودھ کم ہے اور روزہ رکھنے کی صورت میں انھیں ضرر کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کا دودھ کم ہو جاتا ہے یا سرے سے ختم ہو جاتا ہے اور نہیں آتا تو ایسی عورتیں روزہ نہیں رکھ سکتیں۔

انتیسواں سبق

قضا، فدیہ، کفارہ

سوال: اس شخص کی تکلیف کیا ہے جس نے ماہ رمضان میں روزہ نہیں رکھا؟ اس کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ۱۔ اگر انسان اپنا روزہ توڑنے کے لئے قابل قبول عذر رکھتا ہو جیسے وہ بیماری جس میں روزہ رکھنا نقصان دہ ہے تو جس دن روزہ نہیں رکھا، اس دن کی قضا کرے مثلاً اگر پانچ روزے نہیں رکھے تو عیدالفطر کے بعد پانچ دن روزہ رکھے۔

۲۔ بیمار اور اس کے مانند کہ جو پورے سال میں آنے والے رمضان تک روزہ نہ رکھ سکے تو اس پر قضا واجب نہیں ہے اور ہر روزے کے بدلے آٹھ سو ستر گرام کھانا فقیر کو دے، مثلاً گیہوں، کھجور، چاول یا دوسرے حبوبات اور اسے ''فدیہ'' کہتے ہیں۔

۳۔ اگر کوئی جان بوجھ کر اور ارادہ کے ساتھ گناہ اور نافرمانی کی وجہ سے اور بغیر کسی عذر و بہانہ کے روزہ توڑ دے تو جس دن کا روزہ توڑا ہے اس دن کی قضا واجب ہے اور اس کے

علاوہ ہر دن کے بدلے جس دن کا روزہ جان بوجھ کر توڑا ہے کفارہ دے یعنی یا پے در پے دو مہینے روزہ رکھے یا تقریباً آٹھ سو ستر گرام کھانا ساٹھ فقیر اور مسکین کو دے پس اگر دو دن جان بوجھ کر اور قصد کے ساتھ روزوں کو توڑ دے یا روزے نہ رکھے تو اس پر عید کے بعد دو دن کی قضا واجب ہے اور چار مہینے روزہ رکھے یا ایک سو بیس فقیروں کو کھانا کھلائے یا ایک دن کے بدلہ جس دن روزہ توڑا تھا، دو مہینے روزے رکھے اور دوسرے ایک دن کے بدلہ ساٹھ فقیروں اور مسکینوں کو کھانا کھلائے یہاں اور بھی مسائل ہیں جو فقہ کی تفصیلی کتابوں میں جوع کریں۔

مسئلہ ۱۰۰۔ عید الفطر اور عید قربان کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

زکات فطرہ

زکات فطرہ سے مراد کھانا یا پیسہ ہے کہ جو گھر کا ذمہ دار شخص عید کے دن اپنی اور اپنے گھر کی ہر فرد حتی چھوٹے بچوں طرف سے غریب مومن کو دیتا ہے اور اس کی واجب کی مقدار ساڑھے تین کلو کھانا ہے یا اس کے برابر قیمت ہے کہ جو گھر کی ہر فرد کی مقابل ہے مثال کے طور پر اگر تمام گھر والوں کی مجموعی تعداد پانچ ہو تو عید الفطر کے دن ظہر سے پہلے اور نماز عید قائم کرنے سے پہلے تقریبا ساڑھے سترہ کلو کھجور، اول یا دیگر دانے دار اشیا یا اس کی قیمت فقیر مومن کو دے اور اگر پیسے دے رہا ہے تو جس غذا کی قیمت دے رہا ہے اسے معین کرے کہ کھجور ہے یا چاول یا گیہوں وغیرہ۔

مسئلہ ۱۰۱۔ جو سادات اور بنی ہاشم سے تعلق نہیں رکھتا وہ اپنا فطرہ ہاشمی فقیر و تنگ دست

کو نہیں دے سکتا، ہاشمی سے مراد حضرت رسول خداؐ کے جد جناب ہاشم کی اولاد، یعنی حضرت علیؑ جناب عباس بن ابی طالب کی اولاد اور دیگر جناب ہاشم کے پوتے وغیرہ۔

زکات

زکات، اسلام کے واجبات میں سے ایک ایسا واجب ہے جس کے بارے میں قرآن کریم اور سنت پیغمبرؐ میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مال کی زکاۃ: جو نو چیزوں پر واجب ہے، سکہ دار سونے اور چاندی، چار قسم کے چوپائے، اونٹ، بھیڑ، گائے اور بھینس اور چار قسم کے غلوں، گیہوں، جو، کھجور اور کشمش پر، ان میں سے ہر ایک کے تفصیلی احکام کے لئے فقہ کی مفصل کتابوں میں رجوع کیجئے۔

تیسواں سبق

خمس، وہ حق ہے جس کو خداوند متعال نے واجب کیا ہے اور قرآن اس کی تصریح کرتا ہے نیز سنت بھی اس پر دلالت کرتی ہے، امام موسی کاظمؑ نے ایک حدیث میں فرمایا: خدا کی قسم! خدا نے مومنوں کے لئے ان کے رزق میں بہت زیادہ آسانی کی ہے کہ پانچ درہم میں ایک درہم اپنے لئے قبول فرمایا ہے اور لوگوں کو اجازت دی ہے کہ دوسرے چار درہموں کو حلال اور پاکیزہ طور سے خود کھائیں اور پھر فرمایا: یہ ہماری بات بہت زیادہ سخت اور دشوار ہے اور لوگ اس پر عمل اور صبر نہیں کریں گے، مگر وہ کہ جن کے دل، ایمان کے ساتھ آزمائش ہوئے ہوں۔(۱)

خمس سات چیزوں میں واجب ہے، لیکن ہم صرف دو کی طرف اشارہ کر رہے ہیں:

۱۔ حلال مال حرام میں اس طرح مخلوط ہو جائے کہ حلال کو حرام سے تمیز نہ دے سکیں اور اس مال کا مالک حلال یا حرام کی مقدار کو بھی نہ جانتا ہو تو اگر ایسی صورت میں اس مال

---

(۱) وسائل الشیعہ ج۹، ص ۴۸۵۔

کا پانچواں حصہ نکال دیا جائے تو اس کا باقی حصہ اس کے مالک کے لئے حلال ہے۔

۲۔اپنے اہل وعیال کے خرچ سے سالانہ آمدنی کا جو حصہ بچ جاتا ہے، اس پر خمس ہے اور اس کو اول سال میں خمس دینا چاہئے لیکن اگر میراث ہو تو خمس نہیں ہے۔

مسئلہ۱۰۲۔خمس کے دو حصہ ہیں، نصف حصہ سہم امام اور نصف سہم سادات کہلاتا ہے اور دونوں حصوں کو خرچ کرنے کے لئے مورد وثوق مجتہد عادل اور اس کے مصارف سے آگاہ شخص کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

مسئلہ۱۰۳۔مجتہد عادل اس کو شرعی جگہوں پر خرچ کرے اور سہم امام بھی ایسی جگہوں پر خرچ کرے کہ جس سے امام مہدیؑ راضی وخوش ہوں۔جیسے

الف: دین اسلام کی تعلیم کے نشر کرنے میں اور دینی طلاب کی مدد کرنے اور ان مبلغین کی مدد کرنے میں جو دین اسلام کی پابندی کرتے اور فائدہ مند ہیں، درس وتدریس، دین کی تبلیغ اور مومنین کی خدمت کرنے میں۔

ب: متدین اور مومنین غریبوں کی ضرورت برطرف کرنے کے لئے کہ جو حق شرعی کے علاوہ برطرف نہیں ہوسکتی ہو اور ان کی حالت اچھی نہ ہوسکے، لیکن سہم سادات کو صرف بنی ہاشم کے فقیر مومنوں کو دیا جاسکتا ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ ان سب کی حد وہ مجتہد عادل معین کرے گا جو مصارف شرعی سے آشنا اور قابل اعتماد ہے لہذا کوئی شخص بھی اس کی طرف رجوع کئے بغیر اقدام نہیں کرسکتا، یہاں پر بہت زیادہ مسائل ہیں جسے فقہی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔

سوالات

۱۔ کیا انسان سورج غروب ہونے کا علم رکھنے سے پہلے افطار کر سکتا ہے؟

۲۔ اگر منہ میں بلغم آجائے تو کیا اس کا نگلنا جائز ہے؟

۳۔ اگر بھول جائیں کہ روزے سے ہیں اور پانی پی لیں تو کیا ہمارا روزہ باطل ہے؟

۴۔ کون سے لوگ روزہ نہیں رکھ سکتے؟

۵۔ کن شرائط میں مسافر افطار کر سکتا ہے؟

۶۔ فدیہ کی مقدار کتنی ہے؟

۷۔ کفارہ کتنا ہے اور کن لوگوں پر واجب ہے؟

۸ کیا آپ نے ابھی تک خمس دیا ہے؟

۹۔ خمس کن لوگوں کو دینا چاہئے؟

اکتیسواں سبق

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

یہ دو ایسے واجب ہیں جن کی اسلام بہت زیادہ تاکید کرتا ہے، خداوند متعال فرماتا ہے: ﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورہ آل عمران/۱۰۴) تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو خیر و نیکی کی دعوت دیتے اور لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں اور حدیث شریف میں بیان ہوا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک نہ کرو ورنہ برے اور شر پسند لوگ تم پر حکمرانی کریں گے اور جو بھی دعا کرو گے وہ قبول نہیں ہوگی۔

پس جس طرح ہر انسان پر ضروری ہے کہ وہ واجبات کی نسبت پابند ہو اور حرام کو ترک کرے اور اس شخص پر واجب ہے جو واجبات کو انجام دینے میں سستی کرتا ہے اس کو انجام دینے کا امر کرے اور اس شخص کو جو گناہ کرتا ہے اس طرح کے کام انجام دینے سے منع کرے اور ہم آئندہ واجب اور نیک کاموں کو ذکر کریں گے نیز حرام اور برے کاموں

کو جوانسان کے شایان شان نہیں ہیں بیان کریں گے۔

پہلی قسم جو معروف ہے،اس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔خدا پر توکل کرنا اور اس سے مدد چاہنا﴿ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (طلاق/۳) جو بھی خدا پر توکل کرے گا خدا اس کے لئے کافی ہے۔

۲۔نماز، روزہ، خمس اور دوسرے فروع دین جو تمام مسلمانوں پر فرض ہیں ان کا پابند ہو۔

۳۔صبر کی چند قسمیں ہیں:۱۔بلا پر صبر کرنا،انسان کے لئے ضروری ہے کہ پریشانی کے وقت مثلاً بیماری،قید،بے چارگی،تنگ دستی وغیرہ میں صبر کرے اور غلط بات کو اپنی زبان پر نہ لائے تا کہ صبر کرنے والوں کی جزا اور انعام کا مستحق قرار پائے،خداوند متعال فرماتا ہے:﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (زمر/۱۰)؛صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا،رسول خدا ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:صبر کی تین قسمیں ہیں؛مصیبت میں صبر کرنا،اطاعت میں صبر کرنا،گناہ اور معصیت میں صبر کرنا ،صبر کے معنی یہ نہیں ہیں کہ انسان مشکلات،مصیبت اور پریشانی دور کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ اس کے برعکس ہے،مثلا بیمار کے لئے ضروری ہے کہ ڈاکٹر کی طرف رجوع کرے تا کہ شفاء پائے اور اگر شفا نہ پائے یا شفاء پانے میں دیر ہو تو صبر کرے اور بیتابی وجلد بازی نہ کرے،اسی طرح جو شخص غریبی میں مبتلا ہے اس کے لئے ضروری ہے (کہ معقول اور شرعی راستے سے) خود کو اس سے نجات دلائے اور اگر کسی سبب سے اس کی

تلاش اور کوشش نتیجہ بخش نہ ہو تو غلط بات نہ کہے اور نالہ وفریاد نہ کرے اور جو کام ایک مسلمان کے لائق نہیں ہے اس کو انجام نہ دے بلکہ صبر تحمل کرے تا کہ صابروں کی جزا پائے۔

ب: اطاعت پر صبر؛ اس کی مثال یہ ہے کہ روزہ دار ماہ رمضان میں پیاسا ہوتا ہے لیکن صبر کرتا ہے اور اپنے روزے کو پورا کرتا ہے یا جیسے مجاھد جو خدا کی راہ میں خود جنگ کی سختیاں برداشت کرتا ہے۔

۳۔ معصیت اور گناہ پر صبر کرنا ؛ مثلا کوئی شخص کسی دوسرے کے مال کی سخت ضرورت محسوس کرے لیکن صبر کرے اور چوری نہ کرے کیونکہ چوری کرنا حرام ہے، امام صادق ؑ فرماتے ہیں : قیامت میں گردنیں بلند ہوں گی اور ایک جماعت لوگوں کے درمیان سے اٹھے گی اور جب وہ جنت کے پاس پہونچیں گے تو انھیں آواز دی جائے گی ،تم کون ہو؟ تو جواب دیں گے، ہم صبر کرنے والے ہیں، پھر ان سے کہا جائے گا، تم نے کس چیز پر صبر کیا ہے؟ جواب دیں گے کہ ہم نے خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری اور اس کی نافرمانی وگناہ نہ کرنے پر صبر کیا ہے، اس وقت خدا فرمائے گا یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں ان کو جنت میں داخل کیا جائے اور یہی ہیں کہ جن کے بارے میں خدا نے فرمایا: صبر کرنے والوں ہی کو ان کا بھرپور و بے حساب اجر دیا جائے گا۔(زمر/۱۰)۔

۴۔ اچھا اخلاق ؛ مسلمانوں کا اخلاق اپنے اہل خانہ اور دیگر لوگوں کے ساتھ اچھا ہونا چاہئے، اپنے سے بڑوں کا احترام کرو اور چھوٹوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ اور کسی

کی توہین نہ کرو اور لوگوں کو تکلیف نہ دو، ترش روی اور تند مزاجی سے پرہیز کرو، اپنی آواز کو بلند نہ کرو اور پڑوسیوں کو اذیت نہ پہونچاؤ بلکہ یہ سب کچھ خدا کی رضا کے لئے انجام دو، رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ''**علیکم بحسن الخلق** ''، تم پر خوش اخلاقی ضروری ہے کیونکہ خوش اخلاق ضرور جنت میں جائے گا اور تند مزاجی سے پرہیز کرو کیونکہ برے اخلاق والے دوزخ میں ہوں گے، رسول خدا ﷺ دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: ''**اقربکم منی مجلسا یوم القیامۃ احسنکم خلقا و خیرکم لاھلہ** ''قیامت کے دن تم میں سے میرے نزدیک وہی لوگ ہوں گے، جن کا تم میں سب سے اچھا اخلاق ہوگا اور اپنے اہل وعیال کے لئے بہتر ہوں گے۔

اے عزیز! کیا تم نہیں چاہتے کہ جنت میں رسول اسلام کے ساتھ رہو۔

بتیسواں سبق

فقیر، مومنوں، یتیموں، ضرورتمندوں اور محتاجوں کی مدد کرنا تا کہ اس کی وجہ سے خدا بھی تم پر مہربان ہو اور تم سے راضی رہے، حدیث میں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے تاکید کرتے ہوئے فرمایا: (یا علیؑ! جو بھی ایک یتیم کی مالی مدد کرے اور اس کی ضرورت پوری کرے تو اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

اے عزیز! یتیم کی مالی مدد کر کے جنت اپنے اختیار میں کر، امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: جس شخص میں یہ چار خصلتیں پائی جائیں تو خدا اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے، یتیم کو پناہ دے، ضعیف و ناتواں کے ساتھ مہربانی کرے، ماں باپ کے ساتھ ہمدردی کرے اور ان کے لئے خرچ کرے، غلاموں اور خدمت گذاروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ایک دوسرے کی ضرورتوں کو برطرف کرتے ہیں تو میں بھی قیامت کے دن ان کی ضرورتوں کو پورا کروں گا۔

۶۔ ماں باپ کا احترام کرنا، نیک کام ایک وظیفہ ہے لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ ان کا احترام کریں اور ان کی بات مانیں اور ان کے ساتھ ایسی رفتار کریں جو احسان اور

نیکی کے ساتھ سازگار رہو اور ہرگز ان کی نافرمانی نہ کریں، خداوند متعال فرماتا ہے: ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا اُفٍّ وَلَا تَنْهَرْ هُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ (اسرا/۲۳)؛ انھیں اف تک نہ کہو اور ان کو نہ جھڑکو اور ان کے ساتھ نرم لہجہ میں گفتگو کرو، حدیث میں نقل ہوا ہے: ’’جنت ماں کے پیر کے نیچے ہے‘‘، پس اگر تم اپنے ماں باپ کا احترام کرو اور وہ تم سے راضی ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ تم بہشت کے حقدار ہو گے۔

۷۔ نظافت اور پاکیزگی؛ پاکیزگی کی تمام قسموں کی اسلام نے تاکید کی ہے اور کثافت و آلودگی کی تمام قسموں سے منع کیا ہے، پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے صاف ستھرے رہو، کیونکہ اسلام نظافت پر استوار اور قائم ہے، اور صرف پاک و پاکیزہ انسان جنت میں جائیں گے۔

نیز فرماتے ہیں: گندہ انسان برا بندہ ہے، امام علیؑ سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا: پاکیزہ لباس غم واندوہ کو دور کرتا ہے اور نماز کی پاکیزگی ہے اور بعض حدیثوں میں فقر و فاقہ اور گندگی و کثافت کو آپس میں ایک دوسرے کا گہرا ربط جانا ہے، امام علیؑ فرماتے ہیں: اپنے گھروں کو مکڑی کے جالوں سے صاف رکھو کیونکہ یہ فقر و فاقہ کا باعث ہوتا ہے، ایک دوسری حدیث میں امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: گھر میں جھاڑو کر کے فقر کو دور کرو، اس سلسلے میں بہت زیادہ حدیثیں ہیں جو نظافت، پاکیزگی، خوشبو استعمال کرنے اور عطر لگانے کی تشویق کرتی ہیں اور گندگی و کثافت سے روکتی ہیں، افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ان دینی نصوص کے باوجود کہ ہم بہت سے مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی نظافت کا خیال

نہیں رکھتے اور اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے، ان کے گھروں، سڑکوں اور شہروں میں کوڑا اور کرکٹ پھیلا ہوا ہوتا ہے یہ ایسی چیز ہے جو فقر و فاقہ اور بیماریوں کا سبب بنتی اور اسلام و مسلمانوں کے چہرے کو بد نما بناتی ہے تو اس طرح کی چیزوں کو دور کرنے کے لئے ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ نظافت اور پاکیزگی کی رعایت کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تشویق کریں تا کہ اسلام کی تعلیمات اور اس کی بیان کی ہوئی باتیں جلوہ گر ہوں، اس کے علاوہ دیگر اچھے کام پسندیدہ صفات اور اچھی خصلتیں اور بھی ہیں جو تفصیلی کتابوں میں ذکر ہوئی ہیں۔

دوسری قسم یعنی منکرات کے نمونے

۱۔ دوسروں پر ظلم و ستم اور تجاوز کرنا بہت بڑا گناہ ہے، امام باقرؑ فرماتے ہیں:

''**الظلم فی الدنیا ظلمات فی الاخرة** ''؛ دنیا میں ظلم و ستم کرنا آخرت میں تاریکی کا باعث ہے، امام حسینؑ روز عاشورا اپنے فرزند امام زین العابدینؑ کو وصیت کرتے ہیں:

''**یابنی ایاک و الظلم من لا یجد علیک ناصرا الا اللّٰہ** ''؛ میرے بیٹے اس شخص پر ظلم کرنے سے پرہیز کرو جس کا خدا کے علاوہ کوئی مددگار نہیں، اس کے علاوہ ظالم کے حق میں مظلوم کا دعا کرنا خدا کے نزدیک قطعی طور پر قبول ہے رسول اکرمؐ فرماتے ہیں:

''**دعواہ المسلم المظلوم مستجابه** ''؛ مظلوم مسلمان کی دعا مقبول ہے، ظلم کے حرام موارد میں سے باپ کا اپنی اولاد کے حقوق میں تجاوز کرنا یا بیٹے کا اپنے سرپرست کی

نسبت تجاوز کرنا یا شوہر کا اپنی بیوی کے حق میں ظلم وزیادتی کرنا اوراس کی کمزوری سے سوئے استفادہ کرنا اوراس کے برعکس بڑے بھائی کا اپنے چھوٹے بھائی ،بہن پرزیادتی کرنا یہ تمام ظلم کے مصادیق ہیں جن کی اسلام نے ممانعت کی ہے، نیز باپ کا اپنی بیٹی کواس شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کرنا جس سے وہ شادی کے لئے راضی وخوش نہیں ہے۔

۲۔ظالم کی مدد کرنا چاہے جتنی مقدار میں ہو،خواہ معمولی حدتک کیوں نہ ہوحرام اورمنکرا ہے، حدیث میں میں منقول ہے: خدا ظالموں کی مدد کرنیوالوں کے ساتھ جوسب سے کم ترین عمل انجام دے گا وہ یہ ہے کہ ان کو آتشی خیمہ میں رکھے گا، یہاں تک کہ مخلوقات کے حساب سے فارغ ہوکر ان کی طرف متوجہ ہو، خداان کے بارے میں فرماتاہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَان ﴾(مائدہ۲/) نیکی اورتقویٰ کی بنیاد پرایک دوسرے کی مدد کرو گناہ اوردشمنی کی بنیاد پرمدد نہ کرو۔

۳۔جھوٹ بولنا شرعا حرام ہے؛جب انسان اس میں مبتلا ہوجاتا ہے توکبھی کبھی ایک ذہنی بیماری میں مبتلا ہوجاتا ہےاوروہ جھوٹ بولنے کا عادی ہوجاتا ہےاور یہ عادت اسے لوگوں کے درمیان رسوا کرتی ہے، پھراس کی بات پرکوئی اعتمادنہیں کرتا اوروہ پوری طرح اپنااعتمادکھوبیٹھتاہےاس طرح کی حالت ایک مسلمان کے لئے مناسب نہیں ہے۔

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں:''جھوٹ ایمان کی آفت ہے، پس ایک مسلمان کس طرح پسند کرتاہے کہ جھوٹ بول کراپنے ایمان کوتباہ وبرباد کردے۔

تینتیسواں سبق

باایمان لوگوں کی غیبت کرنا گناہ اور منکر ہے ؛ غیبت یعنی مومنین کے پیٹ پیچھے ان کے عیوب کوآشکار کرنا اوراس طرح اسے دوسروں کی نظروں سے گرادینا، پس اگر تمہیں معلوم ہوجائے کہ تمہارے دوست نے کوئی خطا کی ہےتو اسے دوسروں کے سامنے بیان نہ کرواوراس طرح کر کے اس کی عزت لوگوں کی نظروں میں محفوظ رکھواوراس کی غیبت سے پرہیز کرتے ہوئے اسے نصیحت کرواوراگر پھربھی وہ اپنے گناہوں پر باقی رہےتو اس کی خبراس کے بزرگوں، باپ یا دادا وغیرہ کودوتا کہ وہ خود اسے روکیں اور وہ لوگوں کے درمیان رسوا ہونے سے بچ جائے۔

مسئلہ۱۰۳۔ چند مقامات پرغیبت کرنا جائز ہے:

الف: جوشخص کھلم کھلا گناہ فسق وفجور انجام دیتا ہےاس کی غیبت جائز ہےلیکن وہ کسی مورد میں بھی قابل احترام نہیں ہےاوراس کی غیبت جائز ہے جس کا وہ مرتکب ہوا ہے ۔

ب: مظلوم اپنے اوپر ہوئے ظلم کودوسروں کے سامنے بیان کرسکتا ہے، اگرچہ یہ ظالم کی غیبت ہی ہے، لیکن جائز ہے۔

ج: بدعت گذار کی غیبت جائز ہے اور اس کی بدعتوں کو بیان کرنا واجب ہے تا کہ لوگ اس کی بدعت سے محفوظ رہیں اور اس سے متأثر نہ ہوں۔

۵۔ان لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا جو دینی اور اخلاقی پابندی نہیں کرتے ہیں منکر اور بری بات ہے اور ایسے لوگوں کو نصیحت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ضروری ہے اور اگر کوئی فائدہ نہ پہنچے تو ان کا ساتھ چھوڑ دیں تا کہ ان کے برے کردار سے متاثر نہ ہوں۔

حدیث میں نقل ہوا ہے؛ جب امیرالمومنینؑ منبر پر جاتے تھے تو فرماتے تھے: مسلمانوں کے لئے بہتر ہے کہ تین لوگوں سے دوستی نہ کریں۔ا۔ جو لوگ برے کام میں مشغول ہیں۔۲۔احمق اور بے قوف جو کسی چیز کو نہیں سمجھتا۔۳۔جھوٹا شخص۔

۶۔گالی اور برے الفاظ زبان پر لانا، ایک مسلمان کے لئے زیب نہیں دیتا، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''**ان اللہ حرم الجنة علی کل فحاش بذی قلیل الحیاء** '' خداوندعالم نے بدزبان اور بے حیا لوگوں پر جنت حرام کی ہے یعنی جنھوں نے بری باتیں اور برے الفاظ کی عادت ڈال رکھی ہے ان کے لئے جنت میں کوئی جگہ نہیں ہے لہذا ایسے لوگوں کو نصیحت کرنا چاہئے اور اگر وہ واعظ ونصیحت کو قبول نہ کریں تو انھیں چھوڑ دینا چاہئے تا کہ ان کی یہ بیماری سرایت نہ کرے اور آدمی کو چاہئے کہ اپنے ہاتھوں سے جنت کو نہ جانے دے۔

۷۔غیض وغضب۔ بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا گیا ہے جو اپنی شان کے خلاف کاموں کو انجام دیتے ہیں اور اگر ان کے کاموں پر اعتراض کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں (میں

غصہ میں تھا) لیکن ان کا یہ عذر شرعی اعتبار سے قابل قبول نہیں ہے۔امام صادقؑ فرماتے ہیں:’’ **الغضب مفتاح کل شر**‘‘؛غصہ ہر برائی کی کنجی ہے کیونکہ غصہ کے کام عقل کے مطابق نہیں ہیں اور غصہ کی حالت میں کسی کام کو انجام دینا مناسب نہیں ہے۔

۸۔ لالچ: اسے کہتے ہیں کہ جو چیز خدا نے اسے دی ہے اس پر راضی نہ ہو اور لوگوں کے مال پر اس کی نظر لگی ہو، اس طرح کا کام ایک مسلمان کے شایان شان نہیں ہے، بلکہ وہ ایسا کر کے دنیا اور آخرت میں گھاٹا اٹھاتا ہے کیونکہ جو نعمتیں خدا نے اس کو دی ہیں وہ اسے پسند نہیں ہیں اور وہ ہمیشہ زیادہ کا خواہاں ہے اور آخرت میں گھاٹا اٹھائے گا، کیونکہ یہی لالچ اس کو دشمنی، خیانت، گناہ، اور جرم کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔

۹۔ استمنا۔یعنی انسان خواہ عورت ہو یا مرد اپنے آلہ تناسل سے بازی کرے یا جس طرح سے ہو ہمبستری کے بغیر منی خارج کرے۔

۱۰۔ لاپروائی کرنا: اگر عورت اپنی متانت کو حفظ نہ کرے اور پہننے اور اوڑھنے میں رعایت نہ کرے تو قیامت کے دن سخت عذاب کی مستحق ہوگی، رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: میں نے معراج کے موقع پر ایسی عورتوں کو دیکھا کہ جو بالوں سے لٹکی ہوئی ہیں اور سخت شکنجہ اور عذاب میں مبتلا ہیں، جناب زہراءؑ نے جب سبب پوچھا: تو رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: اس لئے کہ یہ عورتیں اپنے بالوں کو نامحرموں سے نہیں چھپاتی تھیں، دوسری حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ نے عورت کو اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کی خاطر سنگھار کرنے کو منع کیا ہے اور یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ اگر وہ اس طرح کریں تو خدا انھیں

آگ میں جلانے کا حق رکھتا ہے۔ (۱)

۱۱۔ کاہلی، سستی اور بد ہالی: انسان کے لئے دنیا اور آخرت میں گھاٹے کا سبب ہوتی ہے، کیونکہ اس طرح کا آدمی اپنے وظائف کو انجام دینے اور جو چیز ان کے فائدے میں ہے اسے بجالانے میں کوتاہی کرتا ہے، امام کاظم علیہ السلام اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''**ایاک و الکسل و الضجر فانهما یمنعانک حظک من الدنیا و الآخرة** ''؛ کاہلی اور پست ہمتی سے دور رہو کیونکہ یہ تم کو دنیا اور آخرت کے فائدے سے روکتی ہے، انسان کو ہمیشہ خوش وخرم اور بلند ہمت رہنا چاہئے تا کہ زندگی میں کامیاب اور آخرت مین بلند درجات کا مالک ہو۔

۱۲۔ ریا: حرام ہے، ریا یعنی عبادت سے انسان کا مقصد یہ ہو کہ لوگ اس کی تمجید وتعریف کریں نہ کہ اس کے ذریعہ خدا کی رضایت اور تقرب حاصل کرنا ہو، ریا عظیم محرمات میں سے ایک حرام چیز ہے، ریا کار اپنے اخروی اور دنیوی فائدے کو کھو بیٹھتا ہے اور دونوں جہان میں گھاٹا اٹھاتا ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ریا کار کو چار ناموں سے صدا دی جائے گی۔ ۱۔ یا کافر ۲۔ یا فاجر ۳۔ یا غدار ۴۔ ''**یا خاسر حبط عملک و بطل اجرک فلا خلاص لک الیوم فلتمس اجرک ممن کنت تعمل له**''؛ اے کافر، بدکار، فریب کار اور گھاٹا اٹھانے والے تیرا عمل برباد اور تیرا اجر ضائع ہو گیا ہے، لہذا آج کے دن تجھے نجات نہیں ہے، جا اپنا اجر اس شخص سے لے جس کے لئے تو نے

(۱) علامہ محمد باقر مجلسیؒ کی بحار انوار جلد ۱۰۰ ص ۲۴۳ ملاحظہ ہو۔

عمل انجام دیا۔

ملاوٹ اور دھوکا دھڑی

کسی چیز کو اس کی حقیقت کے خلاف بتانا، مثال کے طور پر کم قیمت چیز عالی اور گراں قیمت چیز کی شکل میں پیش کی جائے۔

پیغمبر اسلامﷺ فرماتے ہیں: ''الا و من غشنا فلیس منا''؛ آگاہ ہو جاؤ جو شخص بھی ہمارے ساتھ دھوکا کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس جملہ کی آپ نے تین مرتبہ تکرار کی۔

یہ اچھے کاموں کے چند نمونے تھے خواہ وہ واجب ہوں یا مستحب، نیز برے اور حرام اور مکروہ کاموں کے بھی نمونہ تھے۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ واجب کا حکم دینا اور حرام سے روکنا واجب ہے مستحب کا حکم دینا اور مکروہ سے روکنا واجب تو نہیں ہے لیکن پسندیدہ اور بہتر ضرور ہے۔

سوالات

۱۔ پانچ اچھے کاموں کو بیان کیجئے اور دیکھئے کہ ان میں سے کون تمہارے اندر پائے جاتے ہیں؟

۲۔منکرات میں سے دس چیزیں شمار کیجئے ؟

۳۔کیا تمہارے اندر منکر پایا جاتا ہے اگر پایا جاتا ہے تو کیا اسے ترک کرنے کا ارادہ کیا ہے؟

۴۔کوئی ایک حدیث ،فحش گوئی اور بدزبانی کے بارے میں ذکر کریں؟

۵۔ایک حدیث اچھے دوستوں کی معاشرت کے سلسلہ میں بیان کریں؟

٦۔ایک حدیث ظلم وستم کے بارے میں بیان کریں؟

۷۔غصہ کے نقصانات کیا ہیں،اس کے بارے میں ایک حدیث بیان کریں؟

۸۔ بے پردگی کے عذاب کے بارے میں ایک حدیث بیان کریں؟

۹۔اگر تمہارے دوست جھوٹ بولیں تو انھیں کس طرح نصیحت کروگے کہ وہ جھوٹ بولنا چھوڑ دیں؟

۱۰۔ایک حدیث ظالموں کی مدد کرنے کے بارے میں بیان کریں؟

۱۱۔کیا آپ اپنے بستر، کپڑے اور بدن کی پاکیزگی اور صفائی کو اہمیت دیتے ہیں؟

۱۲۔کیا وہ کمرہ، گھر، محلے، شہر، جس میں زندگی گذارتے ہو صاف ستھرا ہے؟ کیا ان کے صاف کرنے میں دوسروں کے ساتھ شریک ہو اور ان کی مدد کرتے ہو، اگر نہیں تو اس کے بعد ضرور اہل خانہ کے باقی اعضا کے ساتھ یا محلے والوں کے ساتھ تعاون کرو۔

۱۳۔کیا ابھی تک خاندان کی کسی فرد یا اپنے کسی دوست کو پاکیزگی اور صفائی کے بارے میں نصیحت کی ہے۔

چوتیسواں سبق

حجاب کے احکام

مسئلہ۱۰۴۔ بالغ لڑکی اور لڑکے کا ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ آپس میں محرم ہوں، محرم افراد مندرجہ ذیل ہیں:۔

ماں باپ، مادری اور پدری دادا، دادی، چچا، ماموں، پھوپھی، خالہ، اولاد، شوہر، اس کا باپ اور بیٹا، بیوی اس کی ماں اور بیٹی، پدری خالہ پھوپھی، ماموں اور چچا، مادری پھوپھی، خالہ، چچا اور ماموں، بھائی بہن اور ان کی اولاد، اس بنا پر مرد اپنی محرم عورت کے علاوہ ہاتھ نہیں ملا سکتا اور کوئی بھی عورت اپنے محرم کے علاوہ کسی مرد سے ہاتھ نہیں ملا سکتی، بیوی کی بہن انسان کی محرم نہیں ہے، لہذا اس سے مصافحہ کرنا حرام ہے اور اسے بھی چاہئے کہ اپنی بہن کے شوہر سے پردہ کرے۔

مسئلہ۱۰۶۔ بالغ لڑکی پر واجب ہے کہ وہ پردہ کرے اور اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے علاوہ پورے بدن کو نامحرم سے چھپائے اور احتیاط واجب کی بنا پر

پیروں کو بھی چھپائے۔

مسئلہ ۱۰۷۔عورت کے لئے اپنے محرم افراد سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے، خواہ یہ محارم نسبی ہوں یا سببی، لیکن اپنی شرمگاہ کا چھپانا ہر حال میں واجب ہے، نیز احتیاط واجب کی بنا پر ہر طرح کی بے پردگی، عریانیت اور ہیجان آور چیز سے پرہیز کرے۔

پچیسواں سبق

نذر وقسم

مسئلہ ۱۰۸۔اگر بالغ مسلمان خواہ عورت ہو یا مرد کسی کام کوانجام دینے کئے خدا کی قسم کھائے یا خدا لئے کسی چیز کی نذر کرے تو اس پرعمل کرنا واجب ہے اور اگر عمل نہ کرے تو اس نے گناہ کیا اور اس پر کفارہ واجب ہے لہذا اسے گناہ کی توبہ کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۰۹۔نذر اور قسم ثابت ہونے کے لئے چند شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔قسم یا نذر کو زبان پر لانا ضروری ہے صرف قلبی نیت اور قصد کافی نہیں ہے۔

۲۔ ہر دو خدا کے لئے اور اس کے نام کے ساتھ ہونی چاہئیں ، اگر کوئی شخص قسم کھائے تو کہے (خدا کی قسم ایسا کروں گا یا نذر کرنے والا کہے خدا کے لئے میرے ذمہ ہے کہ ایسا کروں) لیکن وہ نذر اور قسم جو پیغمبرؐ یا قرآن کریم یا کعبہ مشرفہ یا امام کے نام سے کھائی جائے تو وہ نذر وقسم شرعی نہیں ہے اور ان کو انجام نہ دینے کی صورت میں کفارہ ضروری نہیں ہے، بلکہ یہ ایک طرح کی اخلاقی پابندی ہے جس پرعمل کرنا بہتر ہے۔

۳۔ باپ کی اجازت کے بغیر بیٹے کی قسم واقع نہیں ہوتی ہے، جس طرح شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کا قسم کھانا ثابت نہیں ہوتا، نذر کے برعکس جو شوہر اور باپ کی اجازت کے بغیر بھی اگر ان کے حقوق سے نہ ٹکرائے، واقع ہوتی ہے۔

۴۔ نذر اور قسم میں شرعی رجحان پایا جانا چاہئے یعنی واجب اور مستحب اور مفید کام کے لئے ہو، لیکن حرام اور مکروہ کام کے لئے یا نقصان دہ اور اس طرح کے کام کے لئے قسم کھانا واقع نہیں ہوتی لہذا اگر کوئی شراب یا سگریٹ یا بیہودہ کام یا نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائے تو اس کی قسم واقع نہیں ہوگی۔

۵۔ جو شخص قسم کھاتا ہے یا نذر کرتا ہے اسے صاحب اختیار ہونا چاہئے اور جو اس نے کہا ہے اس کا قصد رکھتا ہو، لہذا اگر ظالم اور ستمگر انسان کو قسم کھانے پر مجبور کرے یا مستی اور قصد و ارادہ کے بغیر قسم کھائے تو اس کی قسم اور نذر کا کوئی اثر نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۔ جب بھی قسم اور نذر کے صحیح ہونے کے شرائط پائے جائیں، قسم اور نذر کھانے والا جان بوجھ کر اسے توڑ دے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس نے گناہ کیا اور اس پر کفارہ دینا اور توبہ کرنا واجب ہے۔

کفارہ: دس مسکینوں کو کھانا دینا ہے یا ان کا پیٹ بھرانا ہے یا آٹھ سو ستر گرام غلہ دے (جو احتیاط واجب کی بنا پر گیہوں، آٹا یا خرما ہو) یا ان کو کپڑا خرید کر پہنانا کافی ہے اور جو کھانا اور لباس دینے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، وہ مسلسل تین دن روزہ رکھے۔

مسئلہ ۱۱۱۔ اگر کوئی گذشتہ امر کے واقع ہونے کے بارے میں جھوٹی قسم کھائے تو اس نے گناہ کیا ہے لہذا اسے توبہ کرنی چاہیئے لیکن کفارہ نہیں ہے۔

سچی قسم کھانا مکروہ ہے اور انسان کے لئے ضروری ہے کہ بیہودہ قسم کھانے سے جو بعض معاشرہ اور ماحول میں رائج ہے پرہیز کرے۔

چھتیسواں سبق

حلال غذائیں

حیوانوں کی تین قسمیں ہیں؛ ا۔ وہ حیوانات جو پانی میں رہتے ہیں، ان کا کھانا جائز نہیں ہے، مگر وہ مچھلیاں جو فلس دار ہیں یا ان کی کھال اتاری جا سکتی ہو یا ان کے جسم پر باریک باریک چھلکے ہوں جیسے میگو، لیکن اگر ایسی نہ ہوں جن کا چھلکا یا کھال اتاری جاسکتی ہو اور نہ ہی ان کے جسم پر باریک باریک فلس پائے جاتے ہوں جیسے مگر مچھ تو نہ ان کا گوشت کھایا جاسکتا اور نہ ہی تیل۔

۲۔ غیرے دریائی حیوانات کے درمیان اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری اور ہرن کے گوشت کا کھانا جائز ہے، نیز جنگلی گھوڑا، جنگلی گائے، پہاڑی شاخ دار گوسفند اور بکری کا کھانا بھی حلال ہے، لیکن گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کا کھانا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۱۲۔ خشکی کے حیوانات جو بھی زخمی کرنے والے دانت رکھتے ہوں جیسے شیر، لومڑی اور اسی طرح حشرات، جیسے مچھر، چیونٹی، شہد کی مکھی، حرام ہیں اور ان کو نہیں

کھایا جا سکتا، اسی طرح سانپ، بلی، خرگوش، کوکریچ وغیرہ جن کو فقہی کتابوں میں ذکر کیا ہے، حرام ہیں۔

۳۔ پرندے؛ اگر پرندوں کی اڑان پر نگاہ کروگے تو دیکھوگے کہ ان کی دو قسم ہیں، کچھ پرندے ایسے ہیں جو اڑتے وقت اپنے بازؤں کو ہلاتے ہیں اور پرواز کے وقت اپنے بازؤں کو اکثر حرکت دیتے ہیں اور دوسرے اڑان کے زیادہ تر وقت اپنے بازؤں کو ثابت رکھتے ہیں، پہلی والی قسم کا گوشت کھانا جیسے چڑیا، کبوتر وغیرہ حلال اور دوسری قسم والوں کا گوشت کھانا جیسے باز وعقاب وغیرہ حرام ہے، نیز چمگادڑ، مور، کوا اور تمام چیڑ پھاڑ کھانے والے پرندوں اور گوشت کھانے والے جیسے شکاری باز اور عقاب کی قسموں وغیرہ کا گوشت کھانا حرام ہے، لیکن پانی پہ رہنے والے پرندوں کا گوشت کھانا چاہے مچھلی ہی کیوں نہ کھاتے ہوں حلال ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۔ اڑنے والے حشرات جیسے مکھی، شہد کی مکھی اور مچھر حرام ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۔ بھیڑ کے فوطے اور تلی کا کھانا حرام ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں موجود چربی بھی نہ کھائی جائے، لیکن دوسری ہڈیوں کے گودے کو کھا سکتے ہیں، یہاں پر دوسری بحثیں بھی ہیں جن کی فقہی کتابوں میں بحث کی گئی ہے ۔

ستیئسواں سبق

مسئلہ ۱۱۵۔ ہر اس چیز کا کھانا جو نجاست سے آلودہ ہو حرام ہے، مٹی کا کھانا بھی حرام ہے، لیکن امام حسین علیہ السلام کی تربت کو شفا کے قصد سے کھانا حلال ہے اور چنے کے برابر معمولی سی جلی ہوئی روٹی کے کچھ ٹکڑوں کا کھانا حرام نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۶۔ شراب کا پینا اور ہر مست کرنے والی چیز کا حتی اگر پاک بھی ہو حرام ہے جس طرح ابلے ہوئے انگور کا پانی پینا جب تک ۲/۳ بخار نہ بنا ہو، حرام ہے۔

مسئلہ ۱۱۷۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھوں کا دھونا مستحب ہے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا، سیدھے ہاتھ سے کھانا کھانا اس کے بعد ہاتھوں کو دھونا اور خدائے متعال کا شکر کرنا مستحب ہے، نیز کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں خلال کرنا، مسواک کرنا تا کہ باقی بچی ہوئی غذا جو دانتوں میں رہ گئی ہے نکل جائے مستحب ہے۔

تزکیہ

تزکیہ وہ کام ہے جس کے ذریعہ حیوان کا گوشت حلال ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۔ اگر مچھلی کو زندہ پانی سے نکال لیا جائے تو اس کا کھانا حلال ہے اور اس کا تزکیہ یہی پانی سے زندہ باہر لانا ہے، مسلمان کا شکاری ہونا شرط نہیں ہے، لہذا اگر غیر مسلمان مچھلی کو پانی سے زندہ نکال لائے تو حلال ہے جس کی تفصیل کتابوں میں پڑھیں.

خشکی میں رہنے والے حیوانوں اور پرندوں کا گوشت کھانا (اونٹ کے علاوہ حلال نہیں ہے مگر ان کو شدید طریقہ سے ذبح کیا جائے ذبح کے کچھ شرائط ہیں ان میں سب اہم پانچ ہیں۔

۱۔ ذبح کرنے والا مسلمان ہو۔

۲۔ لوہے کی چھری سے ذبح کیا جائے۔

۳۔ حیوان کی چار رگیں کٹنی چاہئیں، وہ چار رگیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ کھانا کھانے والی رگ۔ ۲۔ سانس لینے والی رگ جو کھانا کھانے والی رگ کے نیچے ہوتی ہے اور دو دوسری رگیں حلق اور کھانا کھانے والی رگوں پر محیط ہوتی ہیں۔

۴۔ ذبح کرتے وقت حیوان قبلہ رخ ہو۔

۵، ذبح کرتے وقت خدا کا نام لینا، مثلا اس طرح کہے، **بسم الله یا الله اکبر** یا اسی کی مانند کلمات

والحمد لله رب العالمین

سوالات

۱۔انسان کے محارم کون کون افراد ہیں؟

۲۔حلال گوشت پرندے کون کون سے ہیں؟

۳،۔کیا بھیڑ کی تلی اور فوطہ کھانا حلال ہے؟

۴۔اگر غیر مسلم مچھلی کا شکار کرے تو کیا اس کا کھانا جائز ہے؟

۵۔خشکی میں رہنے والے حیوان کے ذبح کے شرائط بیان کیجئے ؟

۶۔آخر کار جو نے ہم مسائل اور احکام آپ کے لئے بیان کئے ہیں کیا وہ آپ کے لئے مفید تھے؟

خاتمہ

اس طرح سے یہ فقہ کا مختصر دورہ تمام ہوا وہ دورہ جسے ہم نے نا گفتہ حالات اور سخت ترین شرائط میں جوانوں اور نو جوانوں کے لئے زیور تحریر سے آراستہ کیا ہے تا کہ ان کی فقہی معلومات زیادہ سے زیادہ بڑھ جائے، خداوند عالم سے دعا گو ہوں کہ سب کو پاکیزہ آئین اور دین حنیف اور اپنے دین کی خدمت کی توفیق دے کہ وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

مخصوص انفرادی قید خانہ

زندان ابوغریب

۱۴۰۹

ریاض الحکیم

الحمد لله رب العالمين